دیسی گھوڑا

ضیف اللہ

شعبہ تصنیف وتالیف، جامعہ زرعیہ فیصل آباد

دیسی گھوڑا

شائع کردہ
آفس آف یونیورسٹی بکس اینڈ میگزینز، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

انتساب

ہر اس شاہسوار اور گھڑسواری کا شوق رکھنے والے کے نام جس نے گھوڑا پالا،
اس کی خدمت کی اور آج تک اس عظیم وراثتی شوق کو زندہ رکھتے ہوئے اس
کی بہتری کے لیے کوشاں ہے

پیش لفظ

اس کتاب کا مقصد مقامی دیسی گھوڑے کے اوصاف اور معیار کو اجاگر کرنا، مقامی معلومات اور تاریخ کو کاغذ پر منتقل کر کے اسے آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ بنانا ہے، اس کتاب کو مرتب کرنے میں بین الاقوامی دستاویزات، تاریخی کتب، طب حیوانات اور نامور بریڈرز کی معاونت حاصل رہی۔

گھوڑے پال حضرات اور اس سے منسلک ماہرین زیرِ نظر کتاب میں تکنیکی اغلاط اور آرا سے مطلع فرمائیں تا کہ اسے اگلی اشاعت میں شامل کیا جا سکے۔

اظہار تشکر

کتاب کی تحریر، ترتیب، تزئین، اشاعت اور تکنیکی غلطیوں کی درستگی کے لیے پروفیسر ڈاکٹر محمد ریاض، عامر سعید خاں، نہال احمد خاں، گلفام یونس، راجہ ضرار سجاد، ملک نعیم، ڈاکٹر شوکت علی اور دیگر ماہرین کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ مزید براں اپنے ان احباب، ٹیم ممبران اور فوٹو گرافر مہر حسن نواز کا بھی ممنون ہوں جن کے تعاون سے اس کتاب کی تکمیل ہوئی۔

فہرست

تعارف

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	دیسی سے مراد	6
2	دیسی گھوڑے کی تاریخ	6
3	پاکستان میں پائی جانے والی نسلیں (بلوچی گھوڑا،مورنا۔۔۔۔وزیری)	7
4	برصغیر میں پائی جانے والی دیگر نسلیں	8
5	دیسی گھوڑوں میں پائے جانے والے رنگ (کُمید،ساوا۔۔۔۔پنج کلیان)	8
6	دیسی گھوڑے کے جسمانی اعضاء کی پہچان (کان،آنکھ،ناس،۔۔۔۔دُم)	10

گھوڑا رکھنے کے لیے عمومی انتظامات

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
7	خوراک	13
8	300 کلووزنی گھوڑے کی روزانہ کی خوراک	13
9	سرسوں کا تیل	14
10	پینے کا پانی	14
11	صحت کی علامات	15
12	دل کی دھڑکن کی شرح	15
13	سانس کی شرح	15
14	درجہ حرارت	16
15	رہائش	16
16	اصطبل کی پیمائش	17
17	گھوڑے کی ورزش	17
18	کُھروں کی دیکھ بھال	17
19	کیڑے مار ادویات (deworming)	17
20	بریڈر گھوڑے (سٹالین) کی دیکھ بھال	18
21	گھوڑی کے ساتھ ملاپ	19
22	حاملہ گھوڑی کی دیکھ بھال	19
23	وقتِ تولید/تولیدی انتظامات	19
24	حمل کی تشخیص	20
25	نوزائیدہ بچے کی دیکھ بھال	21
26	نوزائیدہ بچے کی جانچ پڑتال	21
27	نوزائیدہ بچے کی خوراک	21
28	نوزائیدہ بچے میں خطرے کے عوامل	22

گرومنگ

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
29	گھوڑے کو نہلانا	23
30	گھوڑے کی نعل بندی	23

شہسواری

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
31	اسلامی تاریخ میں گھوڑے	26
32	قرآن وحدیث نبوی ﷺ میں گھوڑے کا ذکر	26
33	برصغیر میں شہسواری	27
34	پنجاب میں گھڑسواری کی تاریخ (سکندرِ اعظم۔۔۔۔برطانوی قبضے کا دور)	28
35	پاکستان میں شہسواری سے ملحقہ کھیل	33
36	نیزہ بازی	35
37	جدید نیزہ بازی	35
38	نیزہ بازی کی ترتیب	36
39	ضابطہ لباس	37
40	پاکستان کے نامور سوار	37
41	نیزہ بازی کی آواز	39
42	جج نیزہ بازی	39
43	روایتی زین (کاٹھی)	39
44	لگام سیٹ (برائیڈل سیٹ)	40
45	کڑیالے کی پیمائش	41
46	سردوال کا انتخاب	41
47	لگام	41
48	گھوڑوں کا رقص	42
49	نیزہ بازی کا سامان	42

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
50	نیزہ بازی سٹیڈیم	43
51	سالانہ جشنِ بہاراں نیزہ بازی چیمپئن شپ	43
52	مقابلہ برائے گھوڑیاں	45
53	زرعی یونیورسٹی ٹینٹ پیگنگ کلب آف پاکستان	46
54	ہارس رائیڈنگ سکول	47
55	بنیادی کورس	47
56	ایڈوانس کورس	47
57	گھوڑے کے متعلق دلچسپ معلومات	47

تعارف

دیسی سے مراد

برصغیر پاک وہند کا نقشہ

لفظ" دیسی"سنسکرت کے لفظ" دیش" سے آیا ہے جس کا مطلب ہے " ملک" لفظ" دیسی"" ملک" کے لیے استعمال کیا جاتا تھا اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کا استعمال برصغیر کے مخصوص علاقے کے لوگوں، ثقافتوں اور مصنوعات کا حوالہ دینے کی طرف بڑھتا گیا۔ مثال کے طور پر، دیسی کھانا، دیسی کیلنڈر، دیسی لباس، دیسی جانور۔

دیسی برصغیری زبان کے لفظ ولائتی (انگریزی میں Blighty سے متصادم ہے جس کا مطلب ہے **غیر ملکی** (خصوصاً یورپی اور برطانوی) جو کہ برطانوی راج کے زمانے میں انگریزی میں کیا جاتا تھا۔

امیگریشن اینڈ نیشنلٹی ایکٹ کی منظوری کے بعد، امریکہ نے برصغیر سے امیگریشن میں اضافہ کیا۔ جیسے جیسے برصغیر سے طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد امریکہ اور برطانیہ میں پہنچی، ان کے آبائی مما لک کو عام بول چال میں دیسی کہا جانے لگا۔ مثال کے طور پر، تمام برِصغیر کی چیزوں بشمول برِصغیر سے تارکین وطن کو" دیسی" کہا جاتا تھا۔

دیسی گھوڑے کی تاریخ

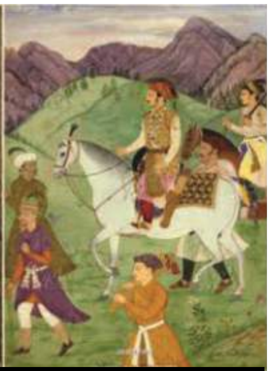

[redacted]

[redacted]

دیسی گھوڑے کی تاریخ دیسی لوگوں سے مختلف نہیں ہے، برِصغیر میں مختلف ادوار میں مختلف قوموں نے حکمرانی کی جن میں عرب، تُرک، منگول، افغان اور دیگر چھوٹی قومیں شامل ہیں، نقل وحمل کے لیے گھوڑے استعمال ہوتے تھے، اس لیے برِصغیر کی مقامی نسل اور دیگر علاقوں سے آئے، گھوڑوں کا ملاپ ہوتا رہا اور آج پاکستان میں پائے جانے والی ان نسلوں کو دیسی گھوڑا کہا جاتا ہے۔ موجودہ دیسی گھوڑے میں مختلف علاقوں کی نسلوں کا خون اور اوصاف شامل ہیں، جن میں خاصی تعداد عربی گھوڑے اور تھارو بریڈ گھوڑے کی ہیں۔ دیسی گھوڑا اپنے اوصاف، کارکردگی، خوبصورتی اور بہترین ذہانت میں اپنی مثال آپ ہے۔ دیسی گھوڑے تربیت یافتہ دوستانہ بہادر پرجوش اور وفادار مزاج کے لیے جانے جاتے ہیں۔ مقامی لوگ اسے دنیا کی بہترین گھوڑوں کی نسل کہتے ہیں اور مثال دی جاتی ہے کہ آج کے دور میں ہم دور علاقوں میں سفر کے لیے اپنی بہترین گاڑی چُنتے

ہیں اِسی طرح پرانے وقتوں میں مختلف قومیں برصغیر کی طرف سفر کرتے ہوئے اپنے علاقوں کی بہترین گھوڑوں کی نسل کا انتخاب کرتے تھے، جو بعد میں برِصغیر کی دیگر نسلوں کے ساتھ ملاپ کیا کرتے تھے جس سے یہ دیسی گھوڑا وجود میں آیا۔گورنمنٹ آف پاکستان کے ایک سروے کے مطابق پاکستان میں گھوڑوں کی کُل تعداد تقریباً گیارہ لاکھ ہے۔ پاکستان میں گھوڑوں کی مختلف نسلیں پائی جاتی ہیں، جو مختلف خصوصیات کی حامل ہیں جن میں چند نامور نسلیں درج ذیل ہیں۔

پاکستان میں پائی جانے والی نسلیں

پاکستان میں گھوڑوں کی مختلف نسلیں پائی جاتی ہیں جو مختلف خصوصیات کی حامل ہیں۔

چند نامور نسلیں درج ذیل ہیں:

بلوچی نسل کا گھوڑا

بلوچی نسل کا گھوڑا صوبہ بلوچستان اور اس سے ملحقہ صوبہ سندھ اور پنجاب کے بیشتر علاقوں ملتان، رحیم یار خان، راجن پور نیز ریگستانی علاقوں میں پایا جاتا ہے، یہ گھوڑا مضبوط، گرم اور سخت موسم میں رہنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ان کا اوسطً قد 14 ہاتھ ہوتا ہے،کان نوکدار اور اندر کی طرف مڑے ہوتے ہیں۔ یہ گھوڑا زیادہ تر مال برداری اور آمدورفت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مورنا نسل کا گھوڑا

مورنا نسل کا گھوڑا عموماً دریائے راوی سے ملحقہ علاقوں اور فیصل آباد، اوکاڑہ، سرگودھا اور خوشاب میں پایا جاتا ہے۔ یہ گھوڑا خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے،موٹی آنکھ،کان، جسم کے نقش قابل تعریف ہیں، گردن کندھوں سے پھیلی ہوئی اور سَر کی جانب سے بتدریج پتلی ہوتی جاتی ہے، درمیانی سائز کا سینہ اور گرن خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہے۔اس گھوڑے کی نیزہ بازی میں کارکردگی بھی قابل تعریف ہے۔اس کا اوسطاً قد 14 سے 15 ہاتھ ہے۔افزائش نسل کے فقدان اور غلط طریقہ کار پر ملاپ سے خالص مورنا نسل کے گھوڑوں کی آبادی کم پائی جاتی ہے۔

شیئن نسل کا گھوڑا

شیئن نسل کی ابتدا وادی سون سکیسر سے ہوتی ہے اور اس کا تاریخ میں کافی ذکر ملتا ہے، اور اِس کو ایک مخصوص واقع جس میں ایک گھوڑی بچے کو جنم دیتی ہے جس پر جنگل کے شیر حملہ آور ہو جاتے ہیں، یہ گھوڑی نا صرف اپنے بچے کی حفاظت کرتی بلکہ شیر کو مار دیتی، اس واقع کی بناء پر اُس گھوڑی کو شیئن یعنی شیر کا مقابلہ کرنے والی کا نام دیا جاتا ہے۔اُس گھوڑی سے چلنے والی نسل کو شیئن کے نام سے پکارا جاتا ہے۔اس نسل کے گھوڑے جھنگ، فیصل آباد، سرگودھا، خوشاب اور چنیوٹ میں پائے جاتے ہیں، ان گھوڑوں کی خوبصورت آنکھیں، چوڑا سینہ اور جسم کی بناوٹ خوبصورتی کی علامت سمجھی جاتی ہیں۔اوسطً قد 14 ہاتھ ہے، مضبوطی اور کارکردگی ان گھوڑوں کی خاصیت ہے۔اس کے علاوہ جدید سائنسی تحقیق سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ مورنا نسل کی شیئن کے ساتھ مشابہت پائی گئی ہے۔

انمول نسل کا گھوڑا

انمول نسل کی ابتدا وادی سون سکیسر ضلع سرگودھا سے ہوتی ہے اور پنجاب کے بیشتر علاقوں میں پایا جاتا تھا۔انمول نسل کا گھوڑا خوبصورتی اپنی قد آور جسامت کی وجہ سے مشہور سمجھا جاتا تھا، ان گھوڑوں کا قد 15 ہاتھ ہوتا ہے، چھاتی چوڑی، مضبوط جسم اور نقشوں کی بناوٹ خوبصورتی کی علامت ہے،

نیزہ بازی میں بہترین کارکردگی ، چال چلن اور خصوصاً کانوں کی بناوٹ وجہ شہرت ہے۔مگر آبادی کے اعتبار سے یہ گھوڑے بہت کم تعداد میں موجود ہیں۔خالص نسل اور آبادی کم ہونے کی وجہ غلط طریقہ افزائش ہے۔

کجلاں نسل کا گھوڑا

کجلاں نسل کے گھوڑا عموماً صوبہ پنجاب کے مختلف علاقوں خصوصاً چنیوٹ، پنڈی بھٹیاں، جھنگ ،فیصل آباد، حافظ آباد میں پائے جاتے ہیں، ان گھوڑوں کی آنکھیں قابل تعریف ہیں، اس نسل کی خاصیت ہی آنکھوں کی خوبصورتی ہے، یہ گھوڑے مضبوط جسامت اور درمیانے قد کے مالک ہوتے ہیں، مال برداری اور نیزہ بازی میں استعمال ہوتے ہیں۔آبادی کے اعتبار سے یہ گھوڑے بہت کم ہیں۔

راوی نسل کا گھوڑا

راوی نسل کے گھوڑے نیزہ بازی میں اہمیت کے حامل ہوتے ہیں، یہ نسل دریائے راوی سے ملحقہ علاقوں میں پروان چڑھی اور آج پورے پاکستان میں اس نسل کا ڈنکا بجتا ہے، یہ گھوڑے نیزہ بازی اور افزائش نسل کی کارکردگی کے اعتبار سے مشہور ہیں۔ پاکستان میں نیزہ بازی میں اس نسل کے گھوڑوں کی خاصی تعداد موجود ہے، یہ گھوڑے جسم کی خوبصورتی اور نقشے، قد اور ناز و نخرہ کے اعتبار سے پسند کی جاتی ہے۔آبادی میں بہت زیادہ تعداد میں موجود ہیں۔

وزیری نسل کا گھوڑا

وزیری نسل کے گھوڑے عموماً ٹھنڈے اور پہاڑی علاقوں میں پائے جاتے ہیں، وزیرستان اور پاک افغان سرحد سے ملحقہ علاقوں میں کثرت سے موجود ہیں۔ یہ گھوڑے عموماً چھوٹے قد اور دبلے پتلے جسم کے حامل ہوتے ہیں اور آمد و رفت اور مال برداری کے لیے استعمال ہوتے ہیں، ٹھنڈے اور سخت موسم کو برداشت کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

برِصغیر میں پائی جانے والی مشہور نسلیں

برِصغیر پاک و ہند میں گھوڑوں کی اور بھی بہت ساری نسلیں موجود ہیں، مگر پاکستان میں نہ ہونے یا بہت کم ہونے یا خالص نسل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اس کتابچہ میں تعارف نہیں کروایا گیا۔

چند مشہور نسلوں جن میں

کاٹھیاواڑی گھوڑا، امریکی، ہندی گھوڑا، بُھوٹیا گھوڑا، مارواڑی گھوڑا، ذانسکاری گھوڑا، پانی پوری گھوڑا، بھمتھادی گھوڑا، دکنی گھوڑا، کُمارٹی گھوڑا شامل ہیں، قابل ذکر ہیں۔

رنگ

دیسی گھوڑوں میں کئی رنگ پائے جاتے ہیں اور اِنہیں مختلف مقامی ناموں سے پکارا جاتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

کُمید

کُمید رنگ دیسی گھوڑوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے اور بہت زیادہ پسند کیا جاتا ہے، پُرانے تازیدار

اِسے بادشاہ رنگ بھی کہتے ہیں،اس کی مختلف اقسام ہیں جن میں تیلیا کُمید وغیرہ شامل ہیں۔

ساوا

ساوا رنگ بھی دیسی گھوڑوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے، اورخوبصورتی کی علامت سمجھا جاتا ہے،اس کی مختلف اقسام ہیں،جس میں نیلا ساوا،دیناری ساوا،مکھی دار ساوا رنگ شامل ہیں۔

کُلّا

کُلّا رنگ دیسی گھوڑوں میں پایا جاتا ہے اور بہت پسند کیا جاتا ہے،اس رنگ کی بھی اقسام ہیں جن میں سمند کُلّا ،بوسکی کُلّا سُرمئی کُلّا شامل ہیں۔

نکرہ

نکرہ رنگ سفید رنگ کو کہا جاتا ہے،یہ رنگ دیسی گھوڑوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے اورشوقین حضرات بہت پسند کرتے ہیں،اس رنگ کی بھی اقسام ہیں جن میں چھابے دار نکُرہ (سفید گھوڑا جس پر دھبے ہوں)شامل ہیں۔

مُشکا

مشکا کالا سیاہ رنگ کو کہا جاتا ہے،اس رنگ کو اپنی نوعیت کے اعتبار سے بہت پسند کیا جاتا ہے۔

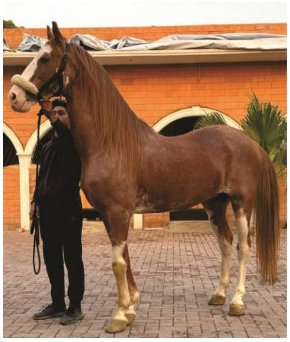

کُمّا

رنگ رنگ دیسی گھوڑوں میں پایا جاتا ہے اور پسند بھی کیا جاتا ہے، یہ بھورا رنگ کو کہا جاتا ہے۔

پنچ کلیان

پنچ کلیان سے مراد ایسا رنگ جس میں چاروں ٹانگوں اور پیشانی پر سفید نشان رنگ کے ہوں شوقین حضرات اس کو بہت پسند کرتے ہیں۔

دیسی گھوڑے کے اعضاء کی پہچان

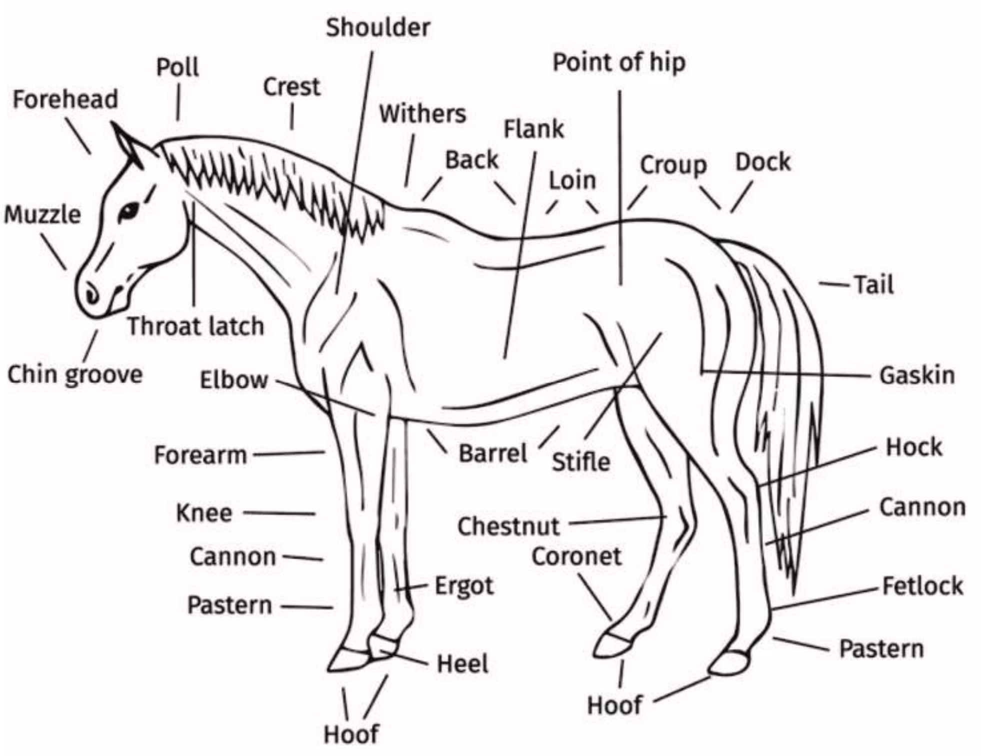

کان

دیسی گھوڑوں کے کان عموماً چھوٹے یا درمیانے سائز کے ہوتے ہیں خم اور نوک دار ہوتے ہیں۔ دیسی گھوڑوں کی کچھ نسلوں میں کچھ کے کان آپس میں جُڑتے ہیں اور کچھ کے الگ رہتے ہیں۔ کان پیندے کی طرف سے چوڑے ہوتے ہیں جو اُپر کی طرف سے بتدریج کم ہوتے ہیں۔

آنکھ

دیسی گھوڑوں کی آنکھوں گول، موٹی اور بادامی شکل کی ہوتی ہیں۔

پیشانی

دیسی گھوڑوں کی پیشانی خوب واضح، صاف اوراور درمیانی سائز کی ہوتی ہے۔

نتھنے(ناس)

دیسی گھوڑوں کے نتھنے (ناس) بڑے، چوڑے اور باہر کی جانب اُبھرے ہوے ہوتے ہیں۔

ہونٹ

دیسی گھوڑوں کے ہونٹ ملائم، نرم اور واضح ہوتے ہیں

جبڑا

دیسی گھوڑوں کا جبڑا/گلا چوڑا، واضح اور مضبوط ہوتا ہے

گردن

دیسی گھوڑوں کی گردن لمبائی اور مناسب چوڑائی میں ہوتی ہے، یہ شانوں کی جانب سا چوڑی اور سر کی جانب سے بتدریج کم چوڑی ہوتی ہے۔ گردن موٹی مگر چربی سے پاک ہوتی ہے۔

گردن کے بال

دیسی گھوڑوں کے گردن کے بال بہت خوبصورت، مضبوط، گھنے اور درمیانے سائز کے ہوتے ہیں۔

گھیراؤ

دیسی گھوڑوں کا جسمانی گھیراؤ اور کمر کی لمبائی درمیانی ہوتی ہے اور پیٹ پر چربی نہیں ہوتی۔

سینہ

دیسی گھوڑوں کا سینہ درمیانہ، چوڑا اور واضح طور پر ابھرا ہوا ہوتا ہے، گردن اور سینہ ٹانگوں سے باہر کی جانب اُبھرا ہوتا ہے۔

شانے (کندھے)

دیسی گھوڑوں کے شانے (کندھے) مضبوط، چوڑے اور لمبے ہوتے ہیں۔

نَلی (پٹی)

گھوڑے کے ٹخنے اور سُم کے درمیانی حصّہ کو نَلی کہتے ہیں۔ دیسی گھوڑے کی نَلی پتلی، مضبوط اور لمبی ہوتی ہے۔

کُھر (سُم)

کُھر (سُم) گھوڑے کے جسم کا آہم حصہ ہیں جو کہ جسامت کے حساب سے درمیانے سائز کا ہوتا ہیں۔ کُھر زیادہ تر کالے یا سفید ہوتے ہیں، اور یہ ڈھلوان دار ہوتے ہیں۔

ران

گھوڑے کی رانوں کے اعصاب مضبوط اور موٹے ہوتے ہیں۔ ران لمبی اور بناوٹی لحاظ سے کشش والی ہوتی ہے۔

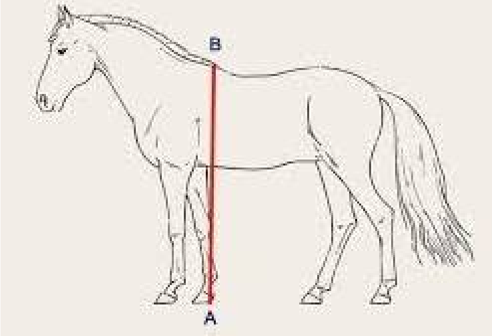

قد

دیگر نسلوں کے اعتبار سے دیسی گھوڑے درمیانے قد کے ہوتے ہیں۔ ان میں قد تقریباً 14 سے 16 ہاتھ کے درمیان پایا جاتا ہے۔

دُم

دیسی گھوڑوں کی دُم لمبی، بال گھنے، دم کی جڑ مضبوط اور درمیانی سائز کی ہوتی ہے۔

حمل کا دورانیہ

دیسی گھوڑی میں حمل کا دورانیہ تقریباً 320 سے 380 دنوں کا ہوتا ہے۔

بلوغت

دیسی گھوڑے/گھوڑیاں تقریباً اڑھائی سے تین سال کی عمر میں بلوغت کو جا پہنچتے ہیں۔

چال

دیسی گھوڑوں کی مادری چال ناز ونخرہ والی ہوتی ہے، قدرتی چار چالوں کے علاوہ یہ گھوڑے دیگر چالوں پر بھی آسانی سے عبور حاصل کر لیتے ہیں۔جن میں شُتری،ٹورا،آبی وغیرہ شامل ہیں

گھوڑا رکھنے کے لیے عمومی انتظامات

خوراک

فطرتاً گھوڑا سبزہ خور جانور ہے اور انکا نظامِ انہضام ریشے دار خوراک ہضم کرنے کی قابلیت رکھتا ہے۔گھوڑوں کو دی جانے والی عام خوراک میں چنے ،جَو،جئی اور گندم یا چاول کی چوکر اور اس کے علاوہ سبز چارہ جس میں لوسرن،گھاس،جئی کا چارہ،برسیم اور چراہ گاہ کی گھاس ہے۔کام کرنے والے گھوڑوں کو عموماًیومیہ راشن کھلایا جاتا ہے۔

گھوڑوں کو چارہ کھلانے کے طریقہ کار کی منصوبہ بندی کے لیے خوراک کی ضرورت اور جسمانی انفرادی تغیرات پر غور کیا جانا چاہیے۔کچھ گھوڑے خالی پیٹ رہتے ہوئے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں جبکہ دوسرے جب ان کی جسمانی حالت بہترین ہوتی ہے اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔گھوڑے کی ابتدائی عمر میں اس کی افزائش اور کارکردگی اس کی خوراک پر منحصر ہوتی ہے۔زیادہ چارہ اور کم چارہ دونوں گھوڑوں کے لیے نقصان دہ ہیں،اس لیے گھوڑے کی ضرورت اور اس کی جسمانی حیثیت کے مطابق خوراک میں فرق ہونا چاہیے۔گھوڑوں کی خوراک کے تمام اجزا خارجی مادوں جیسے جڑی بوٹی (زہریلی)، دُھول،پھپھوندی اور گلنا سڑنا وغیرہ سے پاک ہونے چاہئیں،اور صفائی کا بھی خیال رکھا جانا چاہیے۔گھوڑوں کو چارہ کھلانے کے وقت کی سختی سے پابندی کرنی چاہیے۔اس کے علاوہ،خوراک میں اچانک تبدیلی نہیں ہونی چاہئے۔ تاہم،اگر کسی تبدیلی کی ضرورت ہو تو اسے آہستہ آہستہ کرنی چاہیے۔گھوڑوں کی تندرستی کا انحصار ورزش پر ہوتا ہے۔ یہ انہیں سواری، ریسنگ، کام اور کارکردگی کے علاوہ ان کی بھوک، ہاضمہ اور مجموعی حالت بہترین رکھنے میں مدد کرتا ہے۔گھوڑے کے لیے صاف،صحت بخش اور تازہ پانی ہمیشہ دستیاب ہونا چاہیے۔گھوڑوں کے لیے نمک یا مکمل معدنی مرکبات ہمیشہ دستیاب ہونے چاہیے جس سے انہیں ان کی ضروریات کے مطابق اضافی معدنیات لینے کا موقع ملتا ہے۔گھوڑوں کی خوراک میں ریشے دار خوراک کا ہونا ضروری ہے،بصورت دیگر بھاری خوراک سے پیٹ بھر جانے کا امکان ہوتا ہے۔تاہم خاص طور پر ریس کے گھوڑوں میں فائبر میں بہت زیادہ چارہ بھی تکلیف یا ہاضمے کی خرابی کا سبب بن سکتا ہے۔زیادہ چارہ کھانے والے گھوڑوں کیلئے سختی سے چارہ محدود کرنا چاہیے۔گھوڑوں کو ان کی عمر،بڑھوتری یا نشوونما کے مرحلے کے مطابق گروپوں میں کھلایا جانا چاہیے تاکہ چارے میں کمی یا زیادتی نہ ہو۔گھوڑے کے بچے کا دودھ چھڑوانے کی عمر کے بعد بہترین نشونما کیلئے کریپ (چھوٹے جانوروں کے لیے تنگ داخلی جگہ) میں چارہ کھلانا چاہیے۔گھوڑوں کے نضام انہضام کا سائز محدود ہوتا ہے اور ایک ہی وقت میں زیادہ مقدار میں چنادار یا ونڈا فیڈ کھلانے کے نتیجے میں کولک اور گرین فاؤنڈر کی زیادہ تعداد ہوتی ہے۔اس لیے اعلیٰ کارکردگی والے گھوڑوں کو جن کے لیے ریشے دار یا چنادار یا ونڈا فیڈ سے بڑی مقدار میں توانائی درکار ہوتی ہے، انہیں دو بار کی بجائے روزانہ تین سے چار بار کھانا کھلانا چاہیے۔ ہر ایک میں کم حصے کے ساتھ زیادہ کثرت سے چنادار یا ونڈا فیڈ، گرین فاؤنڈر، درد اور دیگر انہضام کے مسائل کو کم کرے گا۔گھوڑوں کو ریشے دار خوراک فراہم کرنا ضروری ہے تاکہ لکڑی چبانے، دُم اور ایال کے کاٹنے جیسی بری حرکتوں کے واقعات میں کمی آئے گی۔گھوڑوں کو چارہ کھلانے کے فوراً بعد ورزش نہیں کروانی چاہیے کیونکہ

معدے کے مواد سے ڈایافرام پر دباؤ پڑنے کا امکان ہوتا ہے جس کی وجہ سے پھیپھڑوں کی توسیع میں سختی کی وجہ سے سانس لینے میں مشقت ہوتی ہے،اس کے علاوہ نظام انہضام پر منفی اثر پڑتا ہے۔گھوڑوں کو کام اور جسامت کی نوعیت کے مدِنظر روزانہ دو مرتبہ معدنی مرکب جس میں 250 ملی گرام کاپر، 750 ملی گرام زنک، 2 ملی گرام آئیوڈین، 16 گرام کیلشیم اور 3.1 گرام فاسفورس شامل ہیں، دیا جانا چاہیے۔سپلیمنٹ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق استعمال کیا جا سکتا ہے جس میں یہ معدنیات موجود ہوتی ہیں۔

300 کلو وزنی گھوڑے کی ایک وقت کی خوراک

سیریل نمبر	خوراک کے اجزاء	مقدار
1	مکئی/ جوار اپسا ہوا	1 کلو
2	گندم/ چاول کی چوکر	750 گرام
3	بنگالی چنے (بھیگے ہوئے)	500 گرام
4	دال چنا (بھیگے ہوئے)	250 گرام
5	نمک	30 گرام
6	معدنی مرکب (Mineral Suppliment)	30 گرام

حاملہ گھوڑی کو ایک وقت میں دی جانے والی خوراک

سیریل نمبر	خوراک کے اجزاء	مقدار
1	مکئی/ جوار اپسا ہوا	1 تا 2 کلو
2	گندم/ چاول کی چوکر	1 کلو
3	بنگالی چنے (بھیگے ہوئے)	500 گرام
4	دال چنا (بھیگے ہوئے)	500 گرام
5	نمک	30 گرام
6	معدنی مرکب (Mineral Suppliment)	100 گرام

سرسوں کا تیل

50 گرام روزانہ دن میں دو مرتبہ عموماً سردیوں میں دیا جانا چاہیے۔

پینے کا پانی

گھوڑوں کے لیے پینے کے پانی کے لیے تدابیر لیں تا کہ وہ صحت مند رہیں۔ برتن میں پانی کو منظم طور پر بدلیں اور ان کے لیے خالص پانی کی فراہمی کریں۔ بالغ گھوڑے کو 20 سے 40 لیٹر تک پانی فراہم کرنا چاہیے اور موسم گرما میں پانی کی فراہمی بڑھا کر 56 لیٹر کر دینی چاہیے۔

صحت کی علامات

صحت کے نظام کو برقرار رکھنے میں پہلا قدم صحت مند گھوڑے کی پہچانا سیکھنا ہے۔اس کے بعد بیماری کو پہچانا اور اس کا جلد علاج کیا جانا ہے۔گھوڑے کی صحت کا تعین گھوڑے کی عمومی ظاہری شکل، حالت اور رویے کا جائزہ لے کر اور گھوڑے کے مخصوص حصوں (جیسے کھروں اور آنکھوں) کا جائزہ لے کر کیا جاتا ہے۔اس کے پاخانہ اور پیشاب کا مشاہدہ کرنا اور دل کی دھڑکن، سانس کی شرح اور درجہ حرارت جیسی اہم علامات کی پیمائش کرنا بہت ضروری ہے۔

دل کی دھڑکن

آرام کے وقت بالغ گھوڑے کی عام دل کی شرح 32 سے 48 دھڑکن فی منٹ ہے۔یہ گھوڑے کی عمر، ماحول کے درجہ حرارت اور نمی، ورزش اور کیفیت کی وجہ سے مختلف ہوسکتا ہے۔

گھوڑے کی عمر	دھڑکن فی منٹ
نومولود	128
1 تا2 دن	120-80
2 ہفتوں تک	120-80
3 تا6 ماہ	75-64
6 تا12 ماہ	72-48
1 تا2 سال	56-40
بریڈر گھوڑا (اسٹالین)	32-28
خصی گھوڑا	40-33
گھوڑی	40-34

سانس کی شرح

آرام کے وقت بالغ گھوڑے کی عام سانس کی شرح 8-16 سانس فی منٹ ہے۔ورزش، ہوا کا درجہ حرارت، نمی، بخار، تکلیف، درد، اور پریشانی سانس کی شرح میں اضافہ کرے گی۔

گھوڑے کی عمر	دھڑکن فی منٹ
نومولود	15-14
1 تا2 دن	14-15
2 ہفتوں تک	14-15

3 تا6 ماہ	14-15
6 تا12 ماہ	14-15
1 تا2 سال	14-15
بریڈر گھوڑا (اسٹالین)	9-10
خصی گھوڑا	9-10
گھوڑی	9-10

درجہ حرارت

گھوڑے کے جسم کا عام درجہ حرارت 99.5 سے 5 ہوتا ہے۔ باہر کا زیادہ درجہ حرارت، ورزش، یا پانی کی کمی اس میں 2 سے 3 ڈگری تک اضافہ کر سکتی ہے۔

گھوڑے کی عمر	دھڑکن فی منٹ
نومولود	102.7
1 تا2 دن	102.7
2 ہفتوں تک	99.5-101.3
3 تا6 ماہ	99.5-101.3
6 تا12 ماہ	99.5-101.3
1 تا2 سال	99.5-101.3
بریڈر گھوڑا (اسٹالین)	99.5-101.3
خصی گھوڑا	99.5-100.3
گھوڑی	99.5-100.3

اصطبل (طویلہ)

گھوڑا بہت حساس اور چست ہوتا ہے اسے مناسب دیکھ بھال اور مناسب رہائش سے بہت سی بیماریوں سے بچایا جا سکتا ہے۔گھوڑوں کے باڑے کہ جگہ ہمیشہ کھلی اور ہوادار ہونی چاہیے اور سمت ایسی ہونی چاہیے کہ کافی روشنی اس میں داخل ہوتی رہے۔ باڑے کا کمرہ پختہ (اینٹوں کا) ہونا چاہیے اور فرش ٹھوس اور کھردرا ہونا چاہیے تاکہ اسے اچھی طرح صاف کیا جا سکے اور اسے وقتاً فوقتاً پانی سے دھویا جا سکے،اس کے لیے فرش کی ڈھلوان ایسی ہونی چاہیے کہ پانی با آسانی نکل سکے۔اس کے علاوہ نیچے پھیلانے کیلئے بھوسا وغیرہ ہونا چاہیے۔

اصطبل کی پیمائش

Animal/House	Room L x B x H (feet)	Open Area L x B (feet)	Door size B x H (feet)
Horse stallion	14 x 14 x 10	50 x 50	5 x 8
Mare	12 x 12 x 10	40 x 12	5 x 8
Pony/Mule/Donkey	10 x 10 x 10	40 x 12	4 x 8
1 year old foals	10 x 10 x 10	30 x 12	4 x 8
Mating paddock	--------	24 x 24	------
Foaling Room	16 x 16	--------	5 x 8

گھوڑے کی ورزش

گھوڑوں کو صحت مند رکھنے کے لیے باقاعدہ ورزش ہے اگر جانور کئی دنوں سے ورزش نہیں کر رہا ہے تو ہلکی ورزش شروع کریں۔ورزش دو طریقوں سے کی جا سکتی ہے، پہلے سرکلر رِنگ کے ذریعے اور دوسری گھوڑے کے ذریعے سرکلر ایکسر سائز میں، جانور کو 15-20 فٹ سائز کی گول/گول رنگ میں 15 منٹ کلاک وائز اور 15 منٹ اینٹی کلاک وائز میں حرکت میں لایا جاتا ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھنے کی ہے کہ ورزش کے فوراً بعد جانور کو کم ازکم 15 منٹ تک چہل قدمی کرنی چاہیے۔

کُھروں کی دیکھ بھال

انگریزی میں کہاوت ہے "No Hoof No Horse" گھوڑوں میں کھروں کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔کوئی بھی گھوڑا اس وقت بیکار ہو جاتا ہے جب کھر خراب ہو جائے، اس لیے کھروں کو باقاعدگی سے صاف کرنا چاہیے اور ان کا خیال رکھنا چاہیے۔کھروں کی باقاعدگی سے صفائی انفیکشن اور بیماریوں سے بچاتی ہے۔ باقاعدگی سے صفائی کی کمی اور گندگی (مل اور پیشاب) میں کھڑا ہونا اور ان کے کھروں میں گندگی جمع ہونے سے گلے، کھروں میں پھوڑے اور لنگڑا پن ہوتا ہے۔کھر کو ہر ماہ بعد تراشنا چاہیے اگر کھر میں کوئی دراڑ نظر آئے تو جانوروں کے ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔

اندرونی و بیرونی کرموں کا علاج (Deworming)

زیادہ تر گھوڑوں کو سال میں ایک یا دو بار کیڑے مار دوا کی ضرورت ہوتی ہے۔موسم بہار میں کیڑے مارنے سے پہلے، گوبر کا لیبارٹری میں جانچ کروا کر پتہ لگایا جاتا ہے کہ اس میں کس قسم کے کرموں کے انڈے موجود ہیں۔ یہ طریقہ کار ہمیں کیڑے کے انڈوں کی تعداد کا اندازہ دیتا ہے جو گھوڑا اپنے گوبر میں بہا رہا ہوتا ہے۔نتائج کی بنیاد پر، تجویز کیا جاتا ہے کہ آیا آپ کو اپنے گھوڑے کی Deworming کی ضرورت ہے۔زیادہ تر تجویز کیا جاتا ہے کہ موسم خزاں کے آخر میں، سخت ٹھنڈ کے بعد، مناسب کیڑے مار دوا کے ساتھ گھوڑوں کی Deworming کریں، یا مقامی ویٹرنری ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق کریں۔حاملہ گھوڑیوں کو موسم بہار میں کیڑے مار دوا دینے سے پہلے ان کے فیکل انڈوں کی گنتی کی جانی چاہیے۔نومولود بچے کو بالغ گھوڑوں کے مقابلے میں کثرت سے کیڑے مار دوا کی ضرورت ہوتی ہے۔انہیں پہلے تقریباً دو ماہ کی عمر میں فین بینڈازول کے ساتھ

کیڑے مارنے چاہئیں، اور پھر ہر دو مہینوں بعد اسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے یہاں تک وہ ایک سال کی عمر کو جا پہنچے۔ موسم سرما کے دوران جب درجہ حرارت انجماد سے نیچے ہوتا ہے تو جانوروں کو کیڑے مارنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ اس حوالے سے اپنے قریبی ویٹرنری ڈاکٹر سے رابطہ کریں اور صورتحال کے مطابق دوا کے لیے مشورہ لیں۔

چند عام ادویات درج ذیل ہیں۔

Fenbendazol

Ivermectin

Systamax

Moxidectin

نمبر شمار	ادویات	مہینہ
1	Pyrantel palmate	جنوری/فروری
2	Fenbendazol	مارچ
3	Pyrantel palmate	جولائی
4	Fenbendazol	اکتوبر

بریڈر گھوڑے (سٹالین) کی دیکھ بھال

افزائش نسل کے موثر پروگراموں میں سٹالین کی افزائش کے لیے بہت زیادہ دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کا کچھ خاص انتظام ہوتا ہے، اسٹالین کی دیکھ بھال بہت کم عمری سے شروع ہوتی ہے۔ اچھے بچے کی افزائش کے لیے صحیح تصدیق کے ساتھ مستقبل کے گھوڑے کے لیے منتخب کیا جانا چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ نشوونما کے مقصد کے ساتھ منتخب بچے کی مناسب خوراک لینی چاہیے۔ منتخب بچے کو اضافی دودھ اور فیڈ کے ساتھ کھلانا چاہیے جس میں 18-19 فیصد پروٹین ہوتا ہے تاکہ جسمانی وزن اور افزائش درست ہو سکے۔ تمام معمول کے انتظام کے طریقوں پر عمل کیا جانا چاہیے جیسے کہ ورزش، گرومنگ، کھروں کی دیکھ بھال، کیڑے مار دوا اور ویکسینیشن۔ ایک سال سے زیادہ عمر کے بچے کو علیحدہ رکھا جانا چاہیے جس میں کافی ڈھکا ہوا اور کھلا علاقہ ہو اور اچھی طرح ہوادار ہو۔

گھوڑی میں ہیٹ کی تشخیص

ایک کامیاب افزائش نسل پروگرام کا دارومدار گھوڑی میں ہیٹ کو بروقت پہچان کر اس کے ملاپ کی تیاری پر منحصر ہوتا ہے۔ افزائش نسل کے دنوں میں گھوڑی کو روزانہ یا ہر دوسرے دن گھوڑے کے قریب کھڑا کر کے اس کی حرکات کا جائزہ لینا چاہیے۔ جب گھوڑی ہیٹ میں ہوگی تو اپنی دم اوپر اٹھائے گی، اور گھوڑے کو اوپر چڑھنے دے گی، اور اگر گھوڑی ہیٹ میں نہیں ہوگی تو ہنکے گی، کاٹنے کی کوشش کرے گی یا لات مارنے کی کوشش کرے گی اور گھوڑے کو ملاپ نہیں کرنے دے گی۔ بعض اوقات گھوڑی جب پہلی بار ہیٹ میں ہوتی ہیں تو گھبراہٹ کی وجہ سے صحیح طرح ہیٹ میں آنے کا مظاہرہ نہیں کر پاتیں اور گھوڑے کے پاس آنے سے بھی گھبرا جاتی ہیں، اس لئے گھوڑی کو پہلی بار بریڈنگ کے

لیے تیار کرنا لازمی ہے۔

گھوڑی کے ساتھ ملاپ

گھوڑوں میں افزائش اور پیدائش کا موسم بہار میں ہوتا ہے، اگر چہ کچھ بچے دوسرے موسموں میں بھی پیدا ہوتے ہیں ۔بچے کا گرم موسم میں پیدا ہونا گھوڑی اور بچے دونوں کیلئے مفید ہے کیونکہ اس موسم میں سبز گھاس کثرت سے پائی جاتی ہے جو کہ نوزائیدہ بچے کی اچھی نشوونما کا باعث بنتی ہے ۔قدرتی ملاپ کیلئے یا مصنوئی بریڈنگ کرنے کیلئے گھوڑے کی دیکھ بھال بھی بہت ضروری ہے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ قدرتی ملاپ یا مصنوئی بریڈنگ کے لئے آنے والی گھوڑی کسی بھی قسم کے انفیکشن سے پاک ہو اور گھوڑا کا عضو گھوڑی پر چڑھنے سے پہلے اسے اچھی طرح صاف کیا جائے ۔گھوڑی کو بریڈنگ ہوبلز لگا کر مناسب طریقے سے قابو کیا جانا چاہیے تا کہ گھوڑے کے ساتھ ساتھ ہینڈلر کو چوٹ نہ لگے ۔گھوڑے کے عضو کو نصب کرنے سے پہلے اور ملاپ کرنے کے بعد بھی اچھی طرح سے دھونا اور صاف کرنا چاہیے ۔مصنوئی بریڈنگ کرنے اور قدرتی ملاپ کی تجویز کردہ متعدد متبادل ہے اس کا کثرت سے استعمال ملاپ کی طاقت میں کمی کا سبب بن سکتا ہے، جس کا مشاہدہ اسٹالین کی ملاپ میں عدم دلچسپی، افزائش نسل سے پہلے زیادہ وقت کی ضرورت، یا افزائش کے دوران انزال کی کمی ہے۔

وقتِ تولید/تولیدی انتظامات

پاکستان اور دیگر ایشیائی ممالک میں گھوڑوں کے لیے بہترین افزائش کا موسم ابتدائی موسم بہار ہے ۔جب وہ تقریباً 3 سال کی عمر میں اپنے بالغ جسمانی وزن کا 3/4 حصہ حاصل کر لیتے ہیں تو اس کی افزائش ہونی چاہیے ۔گھوڑی کے حمل کی مدت ساڑھے دس سے ساڑھے گیارہ ماہ ہے۔ یہ مدت نسل کے سائز پر منحصر ہے ۔جنسی اختلاط کا دورانیہ 4-7 دن تک رہتا ہے جبکہ جنسی اختلاط کا سائیکل 21 دن تک بڑھتا ہے ۔گھوڑیوں میں جنسی اختلاط کی علامات میں کثرت سے پیشاب آنا، نکلنا اور سوجن کے ساتھ ساتھ فرج کی حرکت شامل ہیں۔

گھوڑی کا ملاپ جنسی اختلاط کی علامات ظاہر ہونے کے 2-3 دن بعد کی جاتی ہے ۔ایک گھوڑے کو تقریباً 30-40 گھوڑیوں کی افزائش کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے جو اس کی عمر اور فی گھوڑی کے ملاپ کی تعداد پر منحصر ہے جو عام طور پر ہفتے میں پانچ بار کی جاسکتی ہے۔

گھوڑیوں میں بچے کی پیدائش کے قریب آنے کی علامات پیدائش سے ایک سے دو دن پہلے اس کے تھنوں پر دودھ کی موجودگی ہیں ۔فرجی ٹھہراؤ اور دُم کے دونوں طرف کے پٹھوں کا تناؤ، بے چینی، لیٹنے اور کثرت سے اٹھنے کے ساتھ پسینہ آنا جلد پیدائش سے پہلے نظر آتا ہے۔

ایک صحت مند بچہ پیدا ہوتا ہے اٹھتا ہے اور 2-3 گھنٹے کے اندر اپنی ماں کے تھن کو تلاش کرتا ہے ۔اس دوران بچے کو ماں کا دودھ پلانا چاہیے ۔میکونیم (پہلا پاخانہ) کے نکلنے کو یقینی بنانے کے لیے میگنیشیا کا دودھ دیا جاسکتا ہے ۔نال کو عام طور پر گھوڑی کے ذریعے 3 گھنٹے میں نکال دینا چاہیے ۔اگر نال کے تمام حصے گھوڑی کے ذریعے 6 گھنٹے میں نہیں بہائے جاتے ہیں، تو ویٹرنری سے مدد لینی چاہیے ۔گھوڑی اور بچے دونوں کو بچے کے کمرہ سے متصل ایک پیڈاک میں چہل قدمی کروائی جانی چاہئے تا کہ گھوڑی کے بچہ دانی کو سکڑنے میں مدد ملے اور بچے میں قوت مدافعت پیدا ہو۔

گھوڑیوں میں حمل کی تشخیص

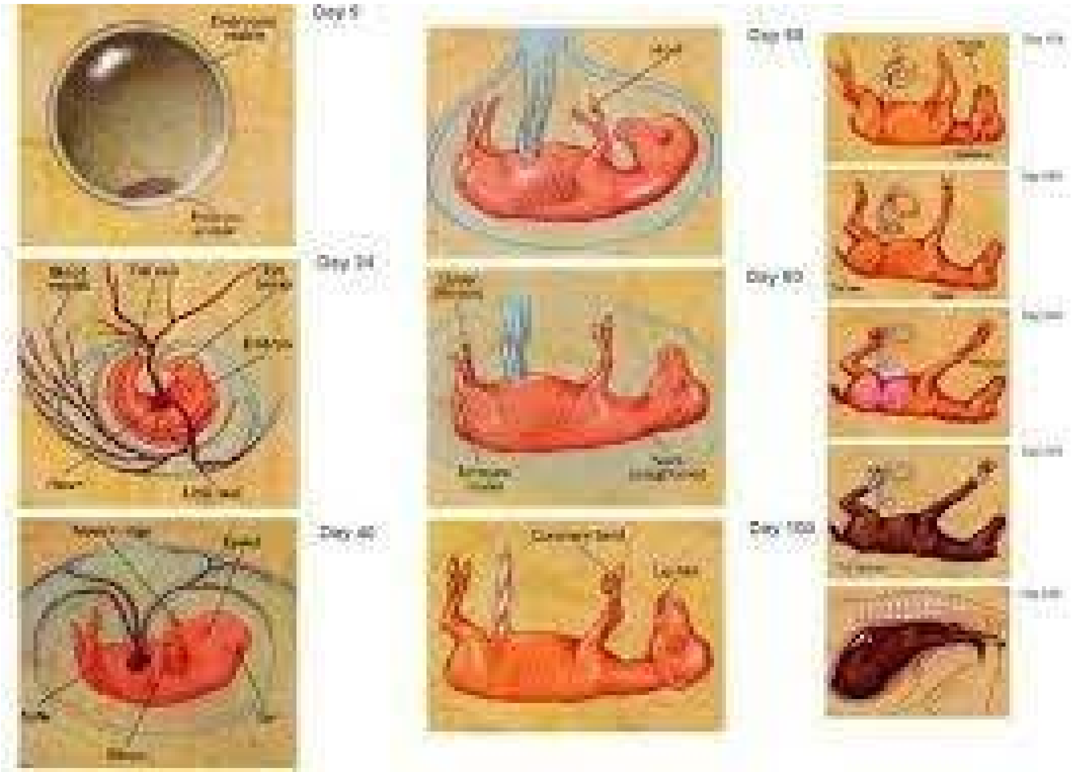

حمل کے تعین کے لیے اقدامات

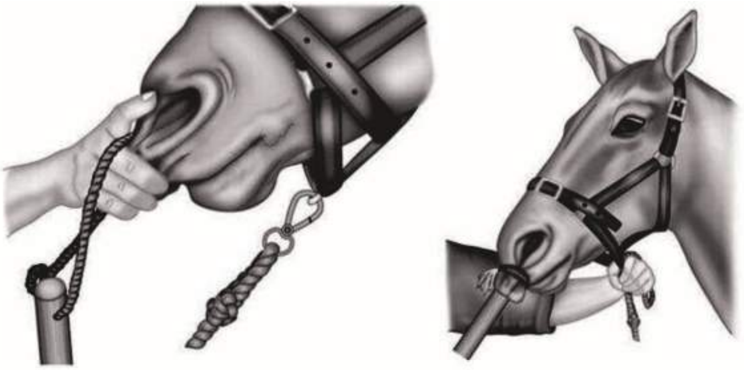

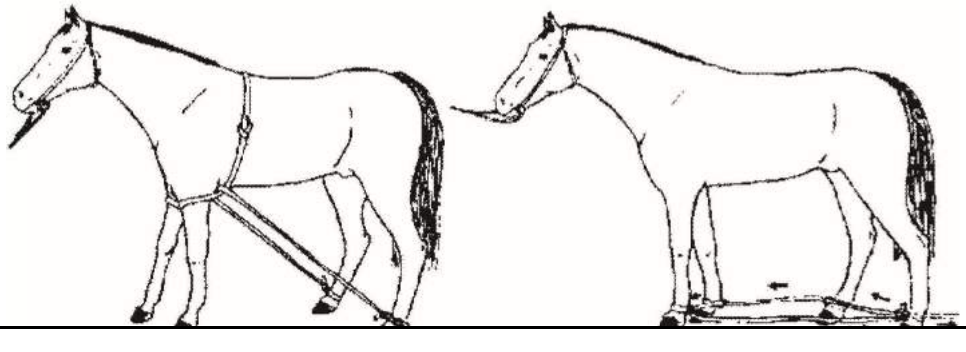

نوزائیدہ بچے کی دیکھ بھال

نئے پیدا ہونے والے بچے کی صحیح دیکھ بھال دراصل اس کی پیدائش سے پہلے ہی شروع کر دی جاتی ہے کیونکہ نومولود بچے کی اچھی صحت کا انحصار ماں کی صحت اور جسمانی حالت پر ہوتا ہے۔

حاملہ گھوڑیوں کو ان کی جسمانی مضبوطی حاصل کرنے کے لیے کچھ اضافی ارتکازی پیشکش کی جانی چاہیے جس سے بچے کو دودھ پلانے میں مدد ملتی ہے۔

نوزائیدہ بچہ

کسی بھی قسم کی چوٹ سے بچنے کے لیے حاملہ گھوڑیوں کو دوسری گھوڑیوں سے الگ کر دینا چاہیے۔

گھوڑی کو صاف شدہ/ جراثیم سے پاک الگ کمرے میں منتقل کیا جانا چاہئے جب پیدائش کی تاریخوں کے قریب ہو۔

گھوڑی کی دیکھ بھال کے لیے گھوڑی کے سائیس کا قریب ہونا ضروری ہے۔

پیدائش کے فوراً بعد، نوزائیدہ بچے کے نتھنوں کو نرم کپڑے سے صاف کر کے سانس لینے کے لیے مناسب انتظام ہونا چاہیے، تاکہ سانس لینے میں دشواری پیش نہ آئے۔

نال کو جراثیم سے پاک بلیڈ سے کاٹنا چاہیے اور آس پاس سے کسی بھی قسم کے انفیکشن سے بچنے کے لئے آیوڈین کو مناسب طریقے سے لگایا جاسکتا ہے۔

نوزائیدہ بچے کو جلد از جلد پہلا دودھ پلایا جائے۔

نوزائیدہ بچے کی جانچ پڑتال

ایک نوزائیدہ بچہ ایک ہفتے سے کم عمر تک کا ہوتا ہے۔ نوزائیدہ بچے کا عمومی درجہ حرارت 99.5-102 ڈگری ہے، جو بالغ گھوڑے سے زیادہ ہوتا ہے۔

بچہ زندگی کے ابتدائی چند دنوں کے لیے جسم کے درجہ حرارت کو بہت اچھی طرح سے کنٹرول نہیں کرتا، اس لیے یہ ضروری ہے کہ بچے کو موجودہ بیرونی موسمی حالات اور ماحول کے خلاف مناسب تحفظ فراہم کیا جائے۔

ایک عام بچہ پیدائش کے تین گھنٹے کے اندر اپنے پہلے پاخانے (میکونیم) کو گہرے بھورے، بڑے پاخانے کی نالی سے گزارتا ہے، تمام میکونیم کو 24 گھنٹوں کے اندر نکل جانا چاہئے۔ اگر بچے میں بہت زیادہ تناؤ کی علامت ظاہر ہوتی ہے تو مائکونیم سے گزرنے میں بچے کی مدد کے لیے فلیٹ اینیما دیا جانا چاہیے۔

نوزائیدہ بچوں کی خوراک

گھوڑی سے بچے کی پیدائش کے فوراً بعد ایک گاڑھا دودھ نکلتا ہے جسے کولاسٹرم کہتے ہیں نوزائیدہ بچوں کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ چند

مہینوں کے لیے ماحولیاتی بیماریوں سے بچوں کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ بچوں کی قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے جو کہ بچے میں خطرناک عوامل اور پریشانی کا باعث بن سکتے ہیں۔

نوزائیدہ بچوں میں خطرے کے عوامل

بچہ معمول کے وقت میں کھڑا نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی زیادہ حرکت کرتا ہے دودھ نہ پلانے کی وجہ یا گھوڑی کی عدم توجہ سے نوزائیدہ بچے میں میلاڈ جسٹمنٹ سنڈروم (بیماری) آجاتی ہے۔

بچے کو زندگی کے پہلے چند دنوں میں اسہال (ڈائیریا) نہیں ہونا چاہیے۔

غیر معمولی درجہ حرارت، دل کی دھڑکن اور سانس کی شرح، سوجن (جوڑوں یا ناف) میں غیر معمولی علامات ہیں۔

گرومنگ

گرومنگ گھوڑوں کی دیکھ بھال کا ایک اہم حصہ ہے۔ گھوڑے کو روزانہ تیار کرنا سائیس کو گھوڑے کی عمومی صحت کی جانچ کرنے کی موقع دیتا ہے۔ کم از کم، گھوڑوں کو عام طور پر کام کرنے سے پہلے تیار کیا جاتا ہے، اور پھر ورزش کے بعد صاف کیا جاتا ہے۔

روزانہ تیار کرنے کی بنیادی وجوہات میں شامل ہیں

جلد اور کوٹ کی صحت میں بہتری

صحت کے مختلف مسائل جیسے تھرش، کھروں اور جلد کے دیگر مسائل کے امکانات کو کم کرتا ہے۔

سائیس کو گھوڑے کی صحت کی جانچ کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے، جیسے کٹ، گرمی، سوجن، لنگڑا پن، مزاج میں تبدیلی (جیسے ڈپریشن) جو گھوڑے کے بیمار ہونے کی نشاندہی کرسکتا ہے۔گھوڑے اور سائیس کے درمیان تعلق قائم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

گھوڑے کو نہلانا

گھوڑوں کو بہت زیادہ نہانے کی ضرورت نہیں ہوتی اور بہت سے گھوڑے اپنی ساری زندگی بغیر نہانے کے گزار دیتے ہیں۔تاہم،ٹھنڈا کرنے کے عمل کے ایک حصے کے طور پر اکثر گھوڑوں کو ایک بھاری ورزش کے بعد پانی سے بند کیا جاتا ہے،اور اکثر گندگی کے ہر ممکنہ دھبے کو دور کرنے کے لیے گھوڑوں کے غسل دیا جاتا ہے۔گھوڑوں کو اسپنج سے نہلایا جاسکتا ہے۔انہیں پانی قبول کرنے کی تربیت دی جانی چاہیے، کیونکہ بہتا ہوا پانی غیر مانوس چیزیں ہیں اور ابتدائی طور پر گھوڑے کو خوفزدہ کرسکتی ہیں۔ پانی گھوڑے کے چہرے پر نہ لگے۔گھوڑے پر انسانی شیمپو کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔،بہت زیادہ شیمپو کرنے سے بالوں کی قدرتی شائن ختم ہوسکتی ہے اور یہ خشک ہوسکتے ہیں۔اگرچہ بھاری کام کرنے والے گھوڑے، جیسے ریس کے گھوڑے، ان کی روزانہ کی ورزش کے بعد نہلائے جاسکتے ہیں، عام طور پر گھوڑے کو ہفتے میں ایک بار سے زیادہ شیمپو کرنے کا مشورہ نہیں دیا جاتا، یہاں تک کہ کھیلوں کے موسم میں بھی۔ایک اچھی طرح سے تیار، صاف گھوڑے کو کمبل یا 1 چادر پہن کر صاف رکھا جاسکتا ہے۔

گھوڑوں کی نعل بندی

1۔ گھوڑے کے کھر کو احتیاط اور گھوڑے کو اعتماد میں لے کر اُٹھائیں۔

2۔ پہلے سے لگی نعل کو احتیاط سے اُتار لیں۔

3۔ کُھر کے نچلے حصے کو برش سے اچھی طرح صاف کر لیں۔

4۔ نوکدار اوزار کی مدد سے جڑ کو اچھی طرح تراش لیں۔

5۔ تلے کو ہموار کرنے کے لیے رسپ کا استعمال کریں۔

6۔ نعل کے ذریعے کُھر کا ماپ لیں۔

7۔ اگر ضرورت ہو تو نعل کی معمولی اڈجسٹمنٹ کر لیں۔

8۔ نعل کو کُھر کی سطح پر کیلوں کی مدد سے پیوست کر دیں۔

شہسواری

اُٹھتی ہوئی گرد، پگڑی کی انا، مونچھ کا غرور، سوار کارُباب گھوڑے کی چال وہ کیا کہتے ہیں کہ!

اٹکی ہیں نگاہیں سنگِ مسافاں پر
حیرانگی بتاتی ہے شہسوار آئے ہیں (سہیل جنگلی)

اسلامی تاریخ میں گھوڑے

گھوڑا ہمیشہ سے طاقت کی علامت رہا ہے، دنیا کے تمام مذاہب اسے مقدس مانتے ہیں، لیکن اسلام میں اس کی اہمیت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ نبی ﷺ، آلِ محمدِ ﷺ، صحابہ اور اولیاء اللہ کی محبوب ترین سواری رہا ہے، شہسواری ہمیشہ سے بہادروں کا اعزاز رہا ہے، ازمنہ قدیم میں سفر سے جنگ اور مال برداری کے تمام مراحل کے لیے گھوڑے استعمال ہوتے تھے۔ ہماری تاریخ میں انبیاء سے لے کر اولیاء اللہ، مجاہدین، اور نامور مسلم جرنیل و جنگجو کا گھوڑوں سے متعلق رشتہ ہمارا سرمایہ ہے۔ گھڑسواری، نیزہ بازی اور گھوڑوں کا مختلف تقاریب اور ثقافتی میلوں میں رقص ہماری روایات ہیں۔

قرآن وحدیث میں گھوڑے کا ذکر

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں:

سورۃ النحل

ترجمہ

گھوڑوں کو، خچروں کو گدھوں کو اس نے پیدا کیا کہ تم ان کی سواری لو اور وہ باعث زینت بھی ہیں۔ اور بھی ایسی بہت سی چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں۔

سورۃ العادیات ترجمہ

"ان گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ پھر (پتھر پر) سم مار کر آگ نکالتے ہیں۔ پھر صبح کے وقت تک جنگ کرتے ہیں۔ پھر اس وقت غبار اُڑاتے ہیں۔ پھر اس وقت دشمنوں کی جماعت میں جا گھستے ہیں"

گھوڑوں سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان احادیث

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں میں ہمیشہ بھلائی ہوتی ہے۔

1- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے۔

2- ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک کی بھلائی ہے۔

3- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے اللہ پر ایمان اور اللہ کے وعدے پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا پالا، اس کا چارہ، پانی، پیشاب اور گوبر سب میزان میں حسنات شمار ہوں گے۔

4- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تیر، اونٹ یا گھوڑے کے سوا (مقابلے میں فتح کا) کوئی انعام نہیں ہونا چاہیے۔

برِصغیر میں شہسواری

برصغیر پاک و ہند کا تاریخی خطہ، مشرقی پاکستان اور شمالی ہندوستان کے علاقوں پر مشتمل ہے۔ قدیم پنجاب وادی سندھ کی تہذیب کی بنیادی جغرافیائی حد تھی، جو کہ اس علاقے کے لوگوں کے زیرِ استعمال جدید ٹیکنالوجی اور سہولیات کے لیے قابل ذکر تھا۔ پہلے ادوار میں، پنجاب کو ست سندھو یا سات دریاؤں کی سرزمین کہا جاتا تھا۔ اس خطے کی گھڑسواری کی روایت جنگ کی تاریخ کی طرح پرانی ہے۔ وسطی اایشیاء کے مہاجر گروہوں اور راجوں کے ساتھ مسلسل تعلقات اور اس کے بعد ان علاقوں میں آباد ہونے کی وجہ سے، اُن خطوں کو گھوڑوں کی تازہ فراہمی اور وسطی ایشیا سے نئے گھوڑوں کی ثقافت کی آمد ہوئی۔ مختلف ادوار میں بہت سے فاتحین زیادہ تر وسطی ایشیا سے پنجاب میں آباد ہوئے اور اپنے ساتھ گھڑسواری کی روایات لے کر آئے اور اس طرح پنجاب جدید جاٹوں ہنوؤں، عربوں، منگولوں، ساکا کے آباؤ اجداد ہندستانی اور ایرانی مہاجر گروہوں کا گھر بن گیا جو کہ پنجاب کی آبادی میں ضم ہو گئے۔ یہ گروہ اپنے ساتھ وسطی ایشیا کے میدانوں سے عمدہ گھوڑے اور جنگی حکمت عملی ساتھ لائے تھے۔ ان خاندانوں کی فوجیں بنیادی طور پر گھڑ

سوار تھیں اور اپنی فوج کی کامیابی اور حکمرانی کی مسلسل صلاحیت کے لیے وہاں کے گھوڑوں کے معیار پر منحصر تھیں۔اس دوران پنجابی زیادہ تر شہسوار دستوں کے زیر تسلط آ گئے اور گھوڑے کی پیٹھ سے نیزہ ان کے لیے اہم ہتھیار بن گیا۔وقت کے ساتھ ساتھ پنجابیوں نے اس ثقافت کو اپنا لیا اور ایک کھیل نیزہ بازی کے نام سے وجود میں آیا۔

پنجاب میں گھڑسواری کی تاریخ

سکندر اعظم کا دور

پنجاب تقسیم ہند سے قبل برصغیر پاک وہند کا داخلی دروازہ تھا۔دہلی تک پہنچنے کے لیے کسی بھی حملہ آور یا آباد کار یا تاجر کو پنجاب سے گزر کر ہند کے قلب دہلی تک پہنچنا پڑتا تھا۔اپنے تزویراتی محل وقوع کی وجہ سے گھوڑوں کی تجارت کی اکثریت پنجاب سے ہوتی ہے کیونکہ یہ وسطی ایشیاء کو برصغیر پاک وہند سے جوڑتا ہے۔اس کے بعد ہونے والی مسلسل جنگوں اور حملوں کی وجہ سے پنجاب نے گھڑسواری کی ایک طویل روایت تیار کی۔ یہ پنجاب میں ہی تھا کہ سکندر اعظم نے اپنی جنگ کا خاتمہ کیا جو اس نے یونان میں شروع کی تھی۔مقامی حکمران راجہ پورس کی سخت مزاحمت، اس کی خستہ حال فوج اور جہلم کی لڑائی میں انہیں بھاری نقصان اٹھانے کی وجہ سے، وہ مقامی لوگوں سے صلح کرنے اور یونان کے لیے روانہ ہونے پر مجبور ہوئے۔

سکندر اعظم جنگ کے مناظر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہیں

اسلام کا عروج اور ہندوستان کی فتح

تصویر میں محمد بن قاسم عرب لشکر کی قیادت کر رہے ہیں

عرب دور

محمد بن قاسم کی قیادت میں عرب سندھ کے راستے ہندوستان میں داخل ہوئے۔وہاں 8ویں صدی میں اموی خلافت کی توسیعی پالیسی کے ایک حصے کے طور پر ہندوستان پر فتح کا حملہ شروع ہوا۔ 712 عیسوی میں عربوں نے قیادت کی۔۔اموی خلافت کے ایک جنرل محمد بن قاسم نے شمال مغربی علاقے (سندھ) سے ہندوستان پر حملہ کیا۔محمد بن قاسم نے سندھ پر عربوں کی فتح کی قیادت کی۔وہاں فتح میں مقامی جاٹ قبائل کی مدد کی گئی جو مقامی ہندو حکمران راجہ داہر کے خلاف بغاوت کر رہے تھے۔عرب افواج زیادہ تر گھوڑوں پر سوار تھیں جبکہ پیدل اور ہلکے گھڑسواروں کی لڑائی کا زیادہ تر حصہ مقامی جاٹ قبائل کرتے تھے۔اس عرصے کے دوران گھوڑوں کے بارے میں زیادہ ریکارڈ تاریخ میں درج نہیں ہے کیونکہ یہ فتوحات مختصر عرصے کے لیے تھیں۔

غزنوی سلطنت اور غوریوں کے ادوار

دائیں محمود غزنوی اپنے گھوڑے پر سوار ہیں بائیں غزنوی ادوار میں استعمال ہونے والا سکہ

شہاب الدین محمد غوری کے جنگ کے دوران کے مناظر

غزنی کے محمود غزنوی نے برصغیر پاک وہند میں سترہ حملے کیے، یہ فتح نہیں تھی زیادہ تر دولت اکٹھی کرنے کے لیے چھاپے کے طور پر تھیں۔ غزنی کی فوج کا تقریباً نصف مقامی نسل کے گھوڑوں پر سوار ہندوستانی معاون سے بنا تھا۔ محمود غزنوی اپنے ہندوستانی فوجیوں کو اپنی فوج کا سب سے وفادار اور قابل اعتماد حصہ سمجھتا تھا۔

شہاب الدین محمد غوری نے اجمیر کے پرتھوی راج سوم کے علاقے پر حملہ کیا، جس نے دہلی سے لے کر موجودہ راجستھان میں اجمیر تک اپنے علاقے پر حکومت کی، لیکن غوری کو پہلی جنگ میں شکست ہوئی۔ ترائین کی جنگ کے اگلے سال، غوری نے 120,000 گھڑسواروں کو جمع کیا اور ایک بار پھر ہندوستان پر حملہ کیا اور ترائین کی دوسری جنگ میں پرتھوی راج چوہان کو شکست دی۔ یہ ترکوں کی اعلیٰ قابلیت تھی جس نے یہ کارنامہ سرانجام دیا۔

اکثریتی راجپوت فوج پیدل چلنے والی تیز رفتار گھوڑے تیر اندازوں کو پکڑنے میں ناکام رہی۔ اس شکست کے بعد ہی بہت سی راجپوت ریاستوں نے فوری طور پر گھڑسوار فوج کو ایک اہم جنگی قوت کے طور پر اپنا لیا۔ اس دور میں راجپوت کے پاس گھوڑوں کا معیار اتنا خراب تھا کہ بہت سے لوگ ان گھوڑوں پر سوار ہو کر جنگ کے لیے اترتے اور پیدل لڑتے تھے۔ گھوڑوں کو بنیادی طور پر نقل وحمل کے لیے استعمال کیا جاتا تھا کیونکہ وہاں چھوٹے اور ناقص معیار کی وجہ سے گھوڑے میدان جنگ میں کام نہیں آتے تھے

مغلیہ دور

16 ویں صدی کے دوران جب ظہیر الدین بابر کے ماتحت مغلوں نے جنوبی ایشیا میں اپنی طاقت کو مضبوط کرنا شروع کیا۔ انہوں نے وسطی ایشیا اور مشرق وسطیٰ سے گھوڑوں کی افزائش اور درآمد پر زیادہ توجہ دینا شروع کی۔ ان درآمدات کا بنیادی ذریعہ وسطی ایشیا، ایران، عراق اور یمن کے علاقے تھے۔ گھوڑوں کے ہندوستان پہنچنے کے دو اہم راستے زمینی راستے تھے، خیبر پاس کے ذریعے پنجاب اور دوسرا ہندوستان کی ریاست گجرات میں سورت بندرگاہ، وہاں زیادہ تر گھوڑوں کو زمینی راستے سے افغانستان کے راستے پنجاب اور پھر وسطی ہندوستان تک لایا جاتا تھا۔ اس لیے پر ہر سال 60,000 گھوڑے مغل سلطنت میں درآمد کیے جاتے تھے۔ مقامی اسٹاک کو بہتر بنانے کے لیے بہت سے بہترین نسلی بریڈر گھوڑے استعمال کیے گئے۔ مغل فوج گھوڑوں پر مبنی فوج تھی اور گھوڑوں کے معیار کا

مطلب جنگ جیتنا یا ہارنا ہوسکتا ہے۔عربی گھوڑے عام طور پر نایاب اور انتہائی قیمتی ہوتے تھے اور شہنشاہوں یا ان کے خاندان اور اعلیٰ امراء کے لیے مخصوص تھے۔عربی اور ترکمان گھوڑوں کے ملاپ کے ساتھ ساتھ ایک مقامی دیسی نسل تیار ہوئی جو پنجاب کی آب و ہوا اور جغرافیہ کے لیے منفرد تھی۔کچھ منفرد دیسی گھوڑے بنانے کے لیے تمام مقامی اور امپورٹڈ اسٹاک کے بہترین عناصر کو استعمال کیا۔کئی مغل دور کے مجسموں میں مغل اُمراء اور فوجی افسروں کو مختلف رنگوں کے دیسی گھوڑوں پر سوار دکھایا گیا ہے۔بہت سے ذرائع میں یہ ذکر ملتا ہے کہ بہت سے مغل بادشاہ مقامی نسل کے گھوڑوں پر سوار ہوتے تھے۔مغل جو گھوڑے لائے تھے وہ مقامی نسل کے ساتھ ضم ہو گئے جس کو ہم دیسی گھوڑا کہتے ہیں۔

مغل بادشاہ شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر کے شاہی گھوڑے پر سواری اور شکار کے مناظر

مغلیہ دور حکومت میں بادشاہ کے سفر کے مناظر

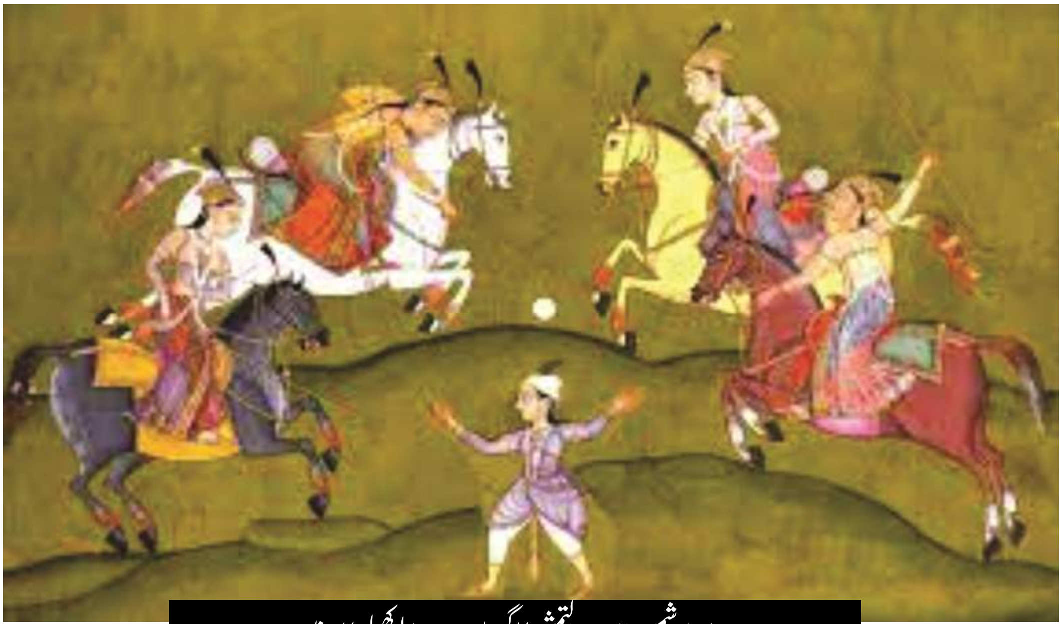

سلطان شمس الدین التمش کا گھوڑے پر پولو کھیلنے کا منظر

پنجاب میں گھوڑوں کی افزائش عراقیوں سے مشابہت رکھتی ہے، خاص طور پر دریائے سندھ اور بہات (جہلم) کے درمیان سولہویں صدی میں لکھی گئی اکبر کی سوانح حیات کتاب" عین اکبری" میں اس کا ذکر ہے۔ پنجاب میں گھوڑوں کی افزائش عراقیوں سے مشابہت رکھتی ہے، یہ مغل دور میں پنجاب کے دیسی گھوڑوں کی شکل کا حوالہ ہے جس اس سے پتہ چلتا ہے کہ پنجاب میں پیدا ہونے والے گھوڑوں کا معیار اس وقت کے عراقی عربوں سے موازنہ کیا جا سکتا تھا۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ مغلوں کے ابتدائی دنوں تک پنجاب کے پاس پہلے سے ہی اعلیٰ قسم کے گھوڑے موجود تھے۔

سکھ خالصہ راج دور

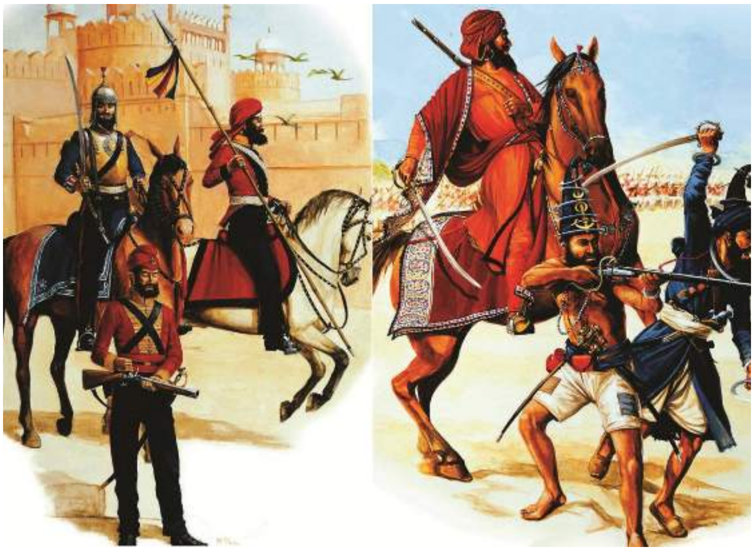

سکھ گروہوں کے سپہ سالاروں کے جنگی مناظر

جیسے ہی 18 ویں صدی کے آخر میں مغلوں کی طاقت کم ہونا شروع ہوئی، دوسرے مقامی گروہوں کی اہمیت بڑھنے لگی۔اس دور کی فوجوں کا کلیدی جُزو گھوڑوں پر سوار ہلکی اور بھاری گھڑسوار فوج تھی۔ 19 ویں صدی کے وسط میں، گوجرانوالہ شہر سے تعلق رکھنے والے پنجاب کے مقامی حکمران رنجیت سنگھ کو پنجاب پر فوقیت حاصل ہوئی اور اس کے ساتھ مقامی گھوڑوں نے ایک بار پھر عروج شروع کیا۔رنجیت سنگھ نے یورپی ماڈل پر پیشہ ورانہ جدید فوج کے ساتھ ایک متحد سکھ ریاست میں سکھوں کو ضم کرنے میں کامیابی حاصل کی۔اس کی فوج کا اہم رکن گھوڑوں پر فوج تھا۔سکھوں کے عروج کے وقت تک، وسطی ایشیا کے ساتھ گھوڑوں کی تجارت بہت کم ہو چکی تھی۔سکھوں کی فوج زیادہ تر مقامی گھوڑوں سے بنا تھا جو مقامی طور پر پیدا ہوئے اور پالے گئے تھے۔سکھوں کے بہترین گھوڑے نمک کی کان اور لاہور کے آس پاس کے جنگلوں سے آتے تھے۔خاص طور پر پنڈی گھیب کے گھوڑے بہترین اور سخت پاؤں کے ساتھ بہت قیمتی تھے۔سکھوں کا گھڑسوار دستہ اپنی تیزی اور سختی کے لیے مشہور تھا۔شاید جنوبی ایشیا میں کسی اور گروہ میں گھوڑوں کی اتنی عزت اور محبت نہیں تھی جتنی پنجابی مسلمانوں اور سکھوں میں ہے۔وہ اپنے گھوڑوں کو زیورات اور عمدہ کپڑوں سے آراستہ کرتے اور معیاری گھوڑوں کے لیے بہت زیادہ رقم ادا کرتے تھے اور آج بھی ایسا ہی ہے۔مہاراجہ رنجیت سنگھ کی گھوڑوں سے محبت کی کوئی حد نہیں تھی۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ اور گھوڑا اسپ لیلی

تاریخ میں ایک واقع مشہور ہے کہ ایک یوسف زئی قبیلے کے ایک رہنما نے مقامی مہاراجہ رنجیت کو اپنا قیمتی گھوڑا دینے سے انکار کر

دیا جو اس کے پاس تھا، مہاراجہ صرف اس گھوڑے کو حاصل کرنے کے لیے جنگ میں گیا جسے" اَسپِ لیلیٰ" کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس کے بارہ ہزار ساتھی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تاکہ بادشاہ اس قیمتی گھوڑے کا مالک ہو۔ اس کا مشہور گھوڑا اپنے گلے میں انمول ہیرا " کوہ نور" پہنتا تھا، جو کہ اس کے مالک کے شوق اور محبت کا عکاس تھا۔ مہاراجہ رنجیت کے اصطبل میں 50,000 گھوڑوں کا ذاتی ذخیرہ تھا۔ وہ اپنی آخری عمر تک سواری کرتے رہے۔ اس کی فوج دیسی گھوڑوں پر سوار ہوتی تھی جو پورے پنجاب میں فوجی استعمال کے لیے پالے گئے تھے۔ رنجیت سنگھ، کے دور میں افغانستان سے گھوڑوں کی آمد اور خلیجی عرب گھوڑوں کی درآمد بند ہو چکی تھی۔ جنگ میں اس کی فوج کے زیادہ تر گھوڑے مقامی دیسی نسل کے تھے۔

برطانوی قبضے کا دور

برطانوی دستاویزات میں پنجابی دیسی گھوڑے کی مقامی نسل کے حوالے سے کچھ اقتباسات درج ہیں جس میں (انمول) دیسی گھوڑے کا حوالہ موجود ہے" انمول" دیسی گھوڑے میں اس نسل کے مختلف خاندان ہیں جن کو ہرنا، مورنا، ہرزئی اور شیئن کے نام سے جانا جاتا ہے، ان سبھی کو انمول کے نام سے جانا جاتا ہے، یہ نام اس نسل پر رکھی جانے والی عظیم قدر اور ترجیح سے منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ جانور شاہ پور، جھنگ، راولپنڈی، جہلم اور پنڈی گھیب کے اضلاع میں پالے گئے۔ اس قسم کو بہت مضبوط، خوبصورت اور لمبا ایال اور کامل جسم کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ مقبول رنگ کمید اور ساوا ہیں۔ قد 15 ہاتھ اور 1 انچ بتایا گیا ہے اور جسم کا وزن 800 سے 900 پاؤنڈ کے درمیان ہے۔ روایت ہے کہ اس نسل کے آباؤ اجداد کو سکندر اعظم نے ہندوستان پر حملہ کرتے وقت لایا تھا۔ اس نسل کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے فوج کے ریماؤنٹ ڈپو کی طرف سے کچھ سال پہلے کی جانے والی تمام کوششوں کے باوجود، یہ اب عملی طور پر ناپید ہے، اور موجودہ نسل میں ممکنہ طور پر ان میں سے کوئی بھی خالص نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مقامی نسل 1930 کی دہائی تک اور برطانوی راج کے خاتمے تک خطے کی بنیاد پر مختلف شکلوں اور ناموں میں جاری رہی اور یہ گھوڑے یقیناً بہت اچھے معیار کے ہوں گے جن کا ذکر برطانوی تاریخ کی کتابوں میں کیا گیا ہے کیونکہ عرب اور تھوربریڈ گھوڑوں کی برطانوی ترجیح مشہور رہے۔ پنجاب کے آس پاس کی دیسی نسلوں کے حوالے سے برطانوی تاریخ میں یہ کچھ حوالہ جات ہیں۔

اس عرصے کے دوران سب سے مشہور واقعہ 1857 کی پہلی تحریک آزادی پنجاب تھی۔ برطانوی نوآبادیاتی فوج میں پنجابی مردوں کو بھرتی کرنے کے لیے جولائی 1857 میں برطانوی سفیروں کو پنجاب بھیجا گیا۔ لارڈ برکلے کی سربراہی میں ان سفیروں میں سے ایک نے کھرل قبیلے کے ایک مقبول اور دلیر سردار رائے احمد خان کھرل سے ملاقات کی جو روایتی طور پر اوکاڑہ میں دریائے راوی کے دونوں کناروں پر واقع علاقے میں رہتے ہیں۔ رائے احمد خان کھرل 1803 میں پیدا ہوئے، بہت زیادہ سیاسی ذہانت رکھتے تھے اور مختلف پنجابی قبائلی اور قبیلوں کے سرداروں کے ساتھ خوشگوار تعلقات رکھتے تھے۔ جب برکلے نے ان کی حمایت کی درخواست کی، تو انہوں نے دعویٰ کیا جو کہ تاریخ کی کتابوں میں درج ہے کہ

کھرل کسی کے ساتھ بیوی، گھوڑے اور زمین کا اشتراک نہیں کرتے"۔

دائیں انگریز افسران مقامی فوجیوں سے گفتگو کر رہے ہیں جبکہ بائیں فوجیوں کو پولو کھیلتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں

انگریز فوجی خاتون کو نیزہ بازی میں نشانہ لیتے ہوئے دکھایا گیا ہے

پاکستان میں شہسواری سے ملحقہ کھیل

شہسواری کے کھیلوں کو پاکستان میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، اور اسے نوابوں، اُمراء اور وڈیروں کا کھیل سمجھا جاتا ہے۔ یہ شوق لوگوں میں نسل در نسل منتقل ہوتا آیا ہے۔ شائقین اس شوق میں اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہیں، اپنی ثقافت کو زندہ رکھے ہوئے ہیں اور اس شوق کو اگلی نسلوں تک منتقل کر رہے ہیں

پاکستان میں میں شہسواری سے ملحقہ متعدد کھیل کھیلے جاتے ہیں جن میں سے چند مشہور کھیل درج ذیل ہیں۔

شندور پولو گراؤنڈ

1۔ پولو

2۔ ریس (ڈربی)

3۔ تانگہ ریس

4۔ گُھڑ ناچ

5۔ نیزہ بازی

نیزہ بازی

گھڑسواری کے کھیلوں میں سے ایک کھیل ہے۔جوکہ بڑے پیمانے پر بہت سے مما لک میں کھیلا جاتا ہے،لیکن پاکستان میں یہ ایک کھیل سے زیادہ ایک عظیم روایت ہے۔یہ جنگجوؤں کے لیے دشمن کے خیموں کے کھونٹے نکالنے کی تربیت کے طور پر شروع ہوا تھا لیکن اب یہ پنجاب کی ثقافت کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔ملک کے طول وعرض میں لوگ نیزہ بازی کی تقریبات منعقد کرتے ہیں جسے ُنیزہ بازی کا میلہٗ کہا جاتا ہے،اس میں شاندار زیورات اور باریک دستکاری سے لدے گھوڑے،بوسکی یا سفید شلوار قمیض پہنے مشرقی شہزادوں کی طرح ملبوس شہسوار،واسکٹ اور صاف ستھری پگڑیاں پہنے گھوڑوں پر براجمان ہو کر میدان میں دھول اُڑاتے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔یہ میلہ ایک اجتماع سے بڑھ کر ہوتا ہے،یہ شان وشوکت،گھڑسواری اور مہمان نوازی کی نمائش ہے۔یہ پنجاب کی قدرتی خوبصورتی تاریخ اور ثقافت ہے۔نیزہ بازی میلے کا ایک اور اہم جزو ہ شائقین ہیں جو ہزاروں کی تعداد میں ہوتے ہیں،جو ہر سوار کے لیے خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور سواروں کے جوش کو بلند رکھتے ہیں۔

ٹینٹ پیگنگ (نیزہ بازی) اب ایک بین الاقوامی کھیل ہے جس میں ورلڈ کپ اور دنیا بھر میں بہت سی مختلف چیمپئن شپ ہوتی ہیں لیکن پاکستان کا نیزہ بازی اب بھی ایک مختلف کرشمہ ہے۔برصغیر پاک وہند اور خاص طور پر پنجاب کے لوگوں کے لیے یہ پوائنٹس اور کلّا اُکھاڑنے کے کھیل سے زیادہ ہے،جنگجو جذبے کا مکمل مظاہرہ ہے۔اس شان وشوکت کے لیے گھوڑوں کو خاص طور پر پالا اور تیار کیا جاتا ہے۔لمبے،چوڑے سینے والے مقامی (دیسی) نسل کے گھوڑوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔مقامی نسل کے گھوڑوں کو چست اور جوشیلے مزاج کے طور پر جانا جاتا ہے،جو سوار کو اپنی پیٹھ پر مشکل وقت دیتے ہیں اور اس طرح مقابلے کو دلچسپ بنا دیتے ہیں۔انٹرنیشنل اور پاکستانی نیزہ بازی کے درمیان ایک اور فرق یہ بھی ہے کہ،بین الاقوامی کھیل میں صرف جہاں نیزے کو کِلّے سے ٹکرانا معنی رکھتا ہے لیکن دیسی نیزہ بازی میں گھوڑے کا سرے میدان اپنا ناز ونخرہ دکھانا اور پھر اناونسر کی کال پر کلّوں کی طرف برق رفتاری سے دوڑنا،سوار کا کلّے پر نشانہ تان کر اُکھاڑنا،میدان میں موجود تماشائیوں کا تالی سے حوصلہ افزائی کرنا اور اناونسر کا تعریف کرنا زیادہ اہم کردار ادا کرتا ہے

جدید نیزہ بازی

ٹینٹ پیگنگ یا نیزہ بازی پنجاب بھر میں بہت مشہور ہے۔اس میں مختلف کلبوں کے سینکڑوں سواران شرکت کرتے ہیں۔ہر کلب کا اپنا لباس ہوتا ہے۔گھوڑے کلبوں کے رنگوں میں ملبوس ہوتے ہیں۔پنجاب بھر میں چھوٹے دیہات سے لے کر بڑے شہروں تک مختلف تہوار منائے جاتے ہیں۔یہ میلہ 1 سے 3 دن تک منعقد ہوتا ہے جس میں پنجاب بھر سے ہزاروں کی تعداد میں سوار ہوتے ہیں۔عام طور پر،سیکشن (ٹیم 4 سوار) یا سنگل (1 سوار) میں کھیلا جاتا ہے۔گزشتہ چند سالوں سے بین الاقوامی مقابلوں میں شرکت کے ساتھ سنگل لائن،لیمن کٹنگ،رنگ ٹاس متعارف کروائے گئے ہیں لیکن پاکستان میں مقامی نیزہ بازی پر اب بھی نیزہ کے ساتھ سنگل یا سیکشن کا غلبہ ہے۔

نیزہ بازی کی ترتیب

سرمیدان آغاز

کلّے پر نظریں

نشانہ

نشانہ خطا (کِلّے نال مقدراں دے)

نیزہ باز (کھلاڑی) کی سب سے بڑی خوشی اور سنسنی یہ ہے کہ وہ اپنے دیسی گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا کِلّے کا نشانہ لے اور اگر سوار اپنا کِلا چھوڑ جاتا ہے یعنی نشانہ خطا ہو جائے تو اس کا اکثر حوالہ دیا جاتا ہے:

"کِلّے نال مقدراں دے"

نیزہ بازی کا دیسی ضابطہ لباس

روایتی لباس

دائیں شاہین کلب آف پاکستان اور بائیں زرعی یونیورسٹی نیزہ بازی کلب کے سواران اپنے اپنے روایتی لباس میں

روایتی نیزہ بازی میں لباس ایک سنجیدہ معاملہ ہے۔ گھوڑے اور نیزہ باز کھلاڑی کے لباس کا ایک جیسا ہونا ضروری ہے۔ روایتی لباس میں پگڑی (پاگ یا دستار)، واسکٹ، شلوار اور قمیص ترجیحاً بوسکی سوٹ ہے۔ واسکٹ کا رنگ عام طور پر نیزہ باز کلب کے انتخاب شدہ رنگ جیسا ہوتا ہے۔ گھوڑوں کی کاٹھی کا کپڑا بھی واسکٹ اور کلب کے رنگ سے ملتا ہے۔

نیزہ بازی کا سامان

روایتی نیزہ بازی، نیزہ (سانگ) اور ایک کِلا (خشک کھجور کے درخت سے بنی لکڑی کا مستطیل شکل کا ٹکڑا) کے ساتھ کھیلی جاتی ہے۔ کِلّے کی سائز کے اعتبار سے عموماً تین اقسام استعمال ہوتی ہیں، جس میں پھٹہ، آڑی اور پڑ تاڑی شامل ہیں۔ پھٹہ 3.5 انچ چوڑا، آڑی تقریباً 2 انچ چوڑا اور پڑ تاڑی کی چوڑائی ایک انچ سے کم ہوتی ہے، اور لمبائی 14 انچ ہوتی ہے۔ نیزہ (سانگ) تقریباً 7.5 فٹ لمبا ہوتا ہے۔ پرانے دنوں کا جنگی نیزہ جنگی مقاصد کے لیے بہت طویل تھا۔ نیزے میں دھات کا ہینڈل اور تیز دھار سرہ ہوتا ہے۔ کِلّے کی لکڑی کی نرمی کو یقینی بنانے، اسے بکھرنے سے بچانے کے لیے اسے کو پانی میں بھگو دیا جاتا ہے۔ چونے کو عام طور پر کِلّے پر لگا دیا جاتا ہے تاکہ سوار کے لیے زیادہ نمایاں رہے۔

پاکستان میں نیزہ بازی کے نامور سوار

پنجاب ماضی اور حال کے عظیم گھڑ سواروں سے بھرا ہوا ہے۔ سواران میں چند شخصیات کو "شاہ سوارِ اعظم" کہا جاتا ہے۔ بہت سے ایسے ہیں جن کا نیزابازی کے کھیل پر دیرپا اثر پڑا جو کئی سالوں تک محسوس کیا جاتا رہا ہے۔ ان سواروں نے کھیل کو ترقی دی اور بہتر کیا، نیزابازی کا اپنا انداز تیار کیا جسے پنجاب بھر میں بہت سراہا اور دیکھا گیا۔ جب یہ سوار بھاگے تو پورا ہجوم انہیں دیکھنے کے لیے جمع ہو گیا۔

چند مشہور ترین شخصیات، جن کی پہچان نیزہ بازی ہے وہ درج ذیل ہیں

ملک عطاء محمد خان (مرحوم) 	ملک خدا یار بچھر 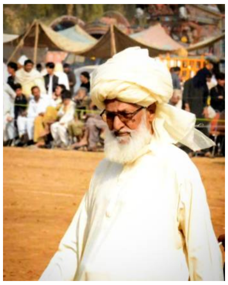	چوہدری باسط امتیاز گل 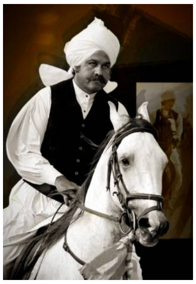
سید شاہ سلطان شیرازی ہجکہ شریف بانی شاہین کلب آف پاکستان 	خان قمر زمان خان 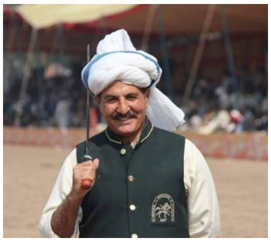	ملک سکندر خان ٹوانہ 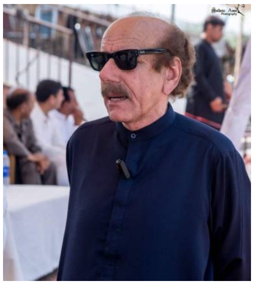
صاحبزادہ بہادر عزیز (دربار حق باھو) 	صوفی نظیر حُسین گجر 	راجہ ضرار سجاد
ملک ہارون بندیال 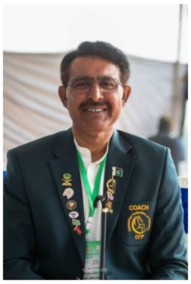	ملک صابر حسین اعوان 	صاحبزادہ سلطان محمد علی (دربار حق باہو)

نیزہ بازی کی آواز

غلام حسین حیدری اناؤنسر

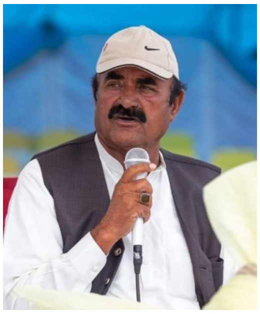

پنجاب بھر میں سیکڑوں نیزہ بازی کے میلے منعقد کیے جاتے ہیں۔ یہ تہوار عوام اور شرکاء کے لیے یکساں کھلے ہوتے ہیں۔ان میلوں کی سب سے اہم خاصیت براہ راست کھیل پر تبصرہ کرنا ہے۔غلام حسین حیدری کی طرح پنجاب بھر میں کسی اور تبصرہ نگار نے نوجوانوں اور بوڑھوں کے دلوں پر قبضہ نہیں کیا۔انہیں 'حیدری' کے نام سے جانا اور پکارا جاتا ہے۔انہوں نے اس سفر کا آغاز 1985 میں میں اصالت والا تحصیل ساہیوال سرگودھا سے کیا۔ مقامی پنجابی زبان میں ان کی کمنٹری جاندار اور مزاح سے بھرپور ہے۔حیدری پنجاب بھر کے ہر گھوڑے اور سوار کو اپنی یادداشت میں محفوظ رکھتے ہیں اور ان کی رنگین کمنٹری کسی بھی تقریب میں مبصر ہونے پر خوشی کا باعث بنتی ہے۔جس طرح گھوڑے اور سوار اس کھیل کے لیے اہم ہیں، اسی طرح " حیدری" جیسے لوگ بھی ہیں اہم ہیں اور یہ ثقافتی ورثہ ہیں۔

جج نیزہ بازی

میاں محمد انور گجر

کسی بھی کھیل کی انتظامیہ کا اہم ترین رکن جج ہوتا ہے، اسی طرح کسی بھی نیزہ بازی تقریب میں جس طرح گھوڑا اور سوار اہم ہیں، جج بھی اتنا ہی اہم ہے۔ایک جج جس پر تمام شرکاء کا بھروسہ ہے کہ وہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں۔ 444 پلہ تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کے میاں محمد انور گجر کئی دہائیوں سے نیزہ بازی کی تقریبات میں نظر آتے ہیں۔میاں محمد انور پوری دنیا میں ہونے والے نیزہ بازی کے مقابلوں کے جج رہے ہیں۔ یہ ان کی انصاف پسندی ہے جس نے اسے ہر بڑے نیزہ بازی مقابلے میں دیکھا ہے۔میاں صاب نے مختلف مقابلوں سے تقریباً 5000 ٹرافیاں اکٹھی کیں جن کا وہ کئی دہائیوں سے حصہ رہے ہیں۔کوئی بھی نیزا بازی مقابلہ ان کی شرکت کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔

نیزہ بازی کا سامان

روایتی زین (کاٹھی)

پاکستان میں پوری صنعت پنڈی بھٹیاں اور چنیوٹ شہر کے ارد گرد واقع ہے، جہاں مختلف کاریگر پورے نیزہ بازی فیلڈ کو سہارا دینے کے لیے یہ کاٹھیاں بناتے ہیں۔ یہ تمام کاٹھیاں ورکشاپ میں ہاتھ سے بنتی ہیں۔ان میں سے کچھ سیڈل آرٹ کا حقیقی کام ہیں، جو عجائب گھروں کے لیے موزوں نمائش کے لئے ہیں۔آج پاکستان میں تین قسم کے کاٹھیاں استعمال میں ہیں۔ پہلی روایتی کاٹھی جو 100 سالوں سے استعمال ہوتی تھی اور اب بھی ٹورا کے لیے جنوبی پنجاب میں استعمال ہوتی ہے۔دوسری قسم انگریزی قسم کی ٹیلا (گولڈ تھریڈ) سیڈل ہے جس میں مقامی ضروریات کے لیے کچھ ترمیم کی جاتی ہے جو کہ پنڈی بھٹیاں یا چنیوٹ میں بنائی جاتی ہے اور تیسری قسم کی انگلش قسم کی سیڈل ہے جس میں اونچی پشت والی سیٹ ہے جسے تیموری سیڈل (ترکی سیڈل) کہا جاتا ہے۔

مختلف اقسام کی زین

لگام (برائیڈل) سیٹ

گھوڑوں کو قابو کرنے اور مطلوبہ کارکردگی حاصل کرنے کے لیے لگام کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ گھوڑوں پر ان کے بغیر یا متبادل کے ساتھ کام کیا جاسکتا ہے، لیکن ایک یا دو کڑیالوں (بٹ) والی لگام نفاست کا اضافہ کرسکتی ہے۔ لگام آپ کو گھوڑے کے ساتھ رابطہ قائم کرنے اور اپنی بیٹھک کو درست رکھنے میں مدد دیتی ہے۔ اس کے صحیح طریقے سے کام کرنے کے لیے، آپ کو اپنی اور اپنے گھوڑے کی ضروریات کے ساتھ ساتھ آپ کی توقع کی کارکردگی کے مطابق لگام کو احتیاط سے منتخب کرنے کی ضرورت ہے۔ گھوڑے کے مزاج کے ساتھ لگام کا بہت گہرا تعلق ہے اگرچہ لگام کی بہت سی اقسام ہیں، لیکن ان کو استعمال کرنے کے طریقہ کار ایک جیسے ہے۔

لگام (برائیڈل) سیٹ

لگام کے تین بنیادی حصے

تمام لگاموں کے تین بنیادی حصے ہوتے ہیں:

کڑیالہ (Bit)، لگامیں (Reins) اور ہیڈ سرداوال (Headstall) کڑیالہ گھوڑے اور سوار میں رابطے کا بنیادی ذریعہ ہے۔

لگام سوار کو گھوڑے کو اپنے مطابق حرکت کرنے اور رابطے کے ثانوی ذریعہ کے طور پر بھی کام کرتی ہے۔

سردوال کڑیالہ کو تھامنے کا کام دیتا ہے

کڑیالے کی پیمائش

کڑیالہ کا صحیح سائز تلاش کرنا ضروری ہے ۔ ہر گھوڑے کا منہ 4 سے 6 انچ چوڑائی میں مختلف ہوتا ہے ۔ اوسط گھوڑوں کو تقریباً 5 انچ کا کڑیالہ درکار ہوتا ہے ۔ اپنے گھوڑے کی صحیح چوڑائی کا تعین کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ کئی مختلف سائز آزمائیں ۔ اگر یہ ممکن نہیں ہے تو، اس پیمائش کو لینے کے لئے ایک پیمانے کا استعمال کریں۔ اگر کڑیالہ بہت چوڑا ہو تو منہ کا ٹکڑا ہونٹوں سے آگے نکل جاتا ہے ۔ یہ گھوڑے کے منہ میں آگے پیچھے پھسل جائے گا اور اس کے نتیجے میں گھوڑے کو لگام کے اشارے سمجھنے میں دشواری ہو گی ۔

بٹ (کڑیالہ) کی مختلف اقسام

سر دوال کا انتخاب

چونکہ زیادہ تر سر دوال ایک جیسے کام انجام دیتے ہیں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ ایک سادہ مغربی یا دیسی سر دوال کا انتخاب کرتے ہیں یا سب سے زیادہ پیچیدہ میں سے ایک، تمام کا طریقہ کار اور بناوٹ اور آرائشگی ایک جیسی ہے ۔

لگام

لگام بہت سی اقسام اور بہت سے ڈیزائنوں میں دستیاب ہیں ۔ ان طرزوں کا بنیادی مقصد ان کے خاص مقصد کے مطابق ان کی کارکردگی کو بہتر کرنا ہے ۔ لگام کی لمبائی اور چوڑائی کے بھی تحفظات ہیں ۔ لمبی لگا میں مختصر سے استعمال میں آسان ہیں ۔ تاہم، لمبی لگام آپ کے پیروں میں الجھ سکتی ہے ۔ چوڑی لگام بہتر ہے کیونکہ گھوڑا انہیں زیادہ آسانی سے محسوس کرتا ہے ۔ تاہم، ایک اچھی طرح سے تربیت یافتہ گھوڑا بہت باریک لگاموں سے سگنل اٹھا سکتا ہے ۔ باریک لگام بھی ہاتھ میں کم بھاری ہوتی ہیں اور ان کی ظاہری شکل صاف واضح ہوتی ہے ۔

گھوڑے کو لگام لگانا

لگام لگانے کے دوران گھوڑے پر اچھا قابو برقرار رکھنے کے لیے، اپنے دائیں بازو کو گھوڑے کی گردن کے گرد اور کانوں کے درمیان اوپر رکھیں تا کہ لگام کو مضبوطی سے پکڑ سکیں ۔ گھوڑے کو کڑیالہ منہ میں لینے کے لیے، آپ کو اپنے انگوٹھے کی مدد سے گھوڑے کے منہ میں دھکیلنے کی

ضرورت پڑسکتی کی ضرورت ہے۔

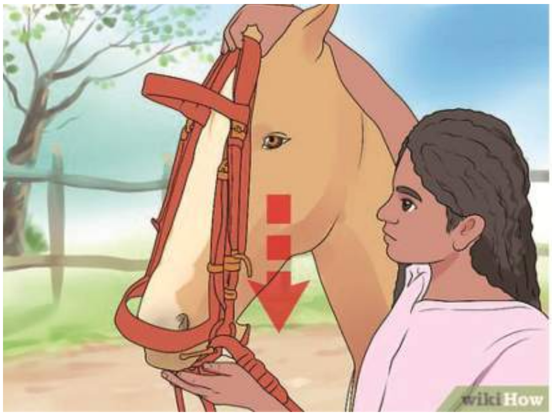

گھوڑوں کا رقص

ایک روایت کے طور پر گھوڑے کے رقص کے راجستھان ہندوستان کی ریاستوں سے شروع ہوتا ہے، ٹورا کی طرح گھوڑوں کا رقص علاقے کے اشرافیہ میں مقبول تھا۔آج پاکستان میں گھوڑوں کے رقص کی ثقافت کا زیادہ تر حصہ تقسیم سے پہلے کے پاکستان میں، راجستھان اور جنوبی پنجاب سے متصل علاقہ، ان علاقوں میں زمیندار طبقے کے درمیان مشترکہ ثقافتی اصول تھے۔ پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم کے بعد بہت سے مسلمان ٹرینرز پاکستان کی طرف ہجرت کر آئے، اور پاکستان میں اس روایت کو آگے بڑھانے میں مدد کی۔ پاکستان میں، اس کا زیادہ تر حصہ جنوبی پنجاب اور جھنگ کے کچھ حصوں میں ہے جہاں تربیت دینے والوں کا پٹھان خاندان مشہور ہے۔ پاکستان میں اسے شادی اور خصوصی تقریبات کے لیے تفریح کے ساتھ ساتھ، یہ سالانہ رقص گھوڑوں کے مقابلے میلے کی شکل میں جاری ہے جو پورے پنجاب میں منعقد ہوتے ہیں۔

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

یونیورسٹی آف ایگریکلچر (UAF) فیصل آباد/ جامعہ زرعیہ فیصل آباد پاکستان میں ایک تحقیقی تعلیمی ادارہ ہے۔ یہ رقبے کے لحاظ سے پاکستان کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔اس ادارہ میں زراعت کے ہر شعبہ میں تحقیقات ہو رہی ہیں جو کہ ملکی زراعت کی ترقی میں اہم کردار کر رہی ہے۔

نیزہ بازی سٹیڈیم

زرعی یونیورسٹی میں ایشیا کا سب سے بڑا نیزہ بازی کا گراونڈ بنایا گیا، جس میں ہمہ وقت تقریباً 25000 افراد کی گنجائش موجود ہے، یہاں سالانہ کسان میلہ کے موقع پر ملکی وانٹرنیشنل سطح مقابلہ جات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ گرے ہاونڈ ریس اور سالانہ جانوروں کے حسن مقابلے کروائے جاتے ہیں اورسب سے بڑا نیزہ بازی کا میلہ سجایا جاتا ہے اور ملک بھر سے بڑی تعداد میں سواران شرکت کرتے ہیں۔

زرعی یونیورسٹی نیزہ بازی اسٹیڈیم

سالانہ جشنِ بہاراں نیزہ بازی چیمپئن شپ

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں ہر سال سالانہ جشنِ بہاراں کے زیر اہتمام نیزہ بازی چیمپئن شپ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جس میں ملک بھر سے نامور سواران شرکت کرتے ہیں، اس میلہ کا شمار پاکستان میں قومی سطح کے سب سے بڑے میلوں میں ہوتا ہے عرصہ تیس سال سے زرعی یونیورسٹی سالانہ نیزہ بازی نیزہ بازی انعقاد کر رہی ہے، نیزہ بازی کا انعقاد زرعی یونیورسٹی نیزہ بازی سٹیڈیم میں کیا جاتا ہے۔ اس میلہ کے انعقاد کے پیچھے زرعی یونیورسٹی نیزہ بازی کلب کے سواران اور مینجمنٹ کی دن رات محنت ہے۔ ہر سال تقریباً ملک بھر سے 250 کلب اور تقریباً 2500 سواران اس عظیم الشان میلے میں شرکت کرتے ہیں۔ مہمان نوازی، منظم اور پنجاب کی ثقافت اس میلہ کی خاصیت ہے۔ شائقین کے لیے بہترین انتظامات کیے جاتے ہیں۔

وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں اور سلطان محمد علی بطور مہمان خصوصی نیزہ بازی مقابلے میں تشریف فرماہیں

مہمان خصوصی نیزہ بازی مقابلے کا افتتاح کرتے ہوئے

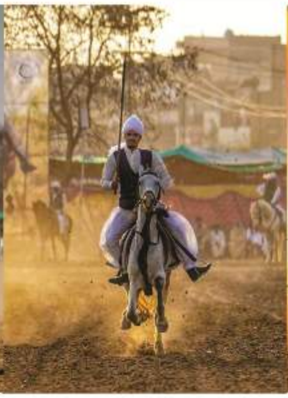

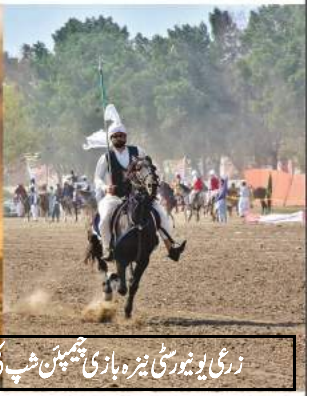

زرعی یونیورسٹی نیزہ بازی چیمپئن شپ کی کچھ تصاویر

نہال احمد خاں (نائب صدر کلب)، تعظیم فاطمہ زرعی یونیورسٹی کی پہلی خواتین انٹرنیشنل نیزہ بازی ٹیم کی ممبر، عامر سعید خاں (صدر کلب)

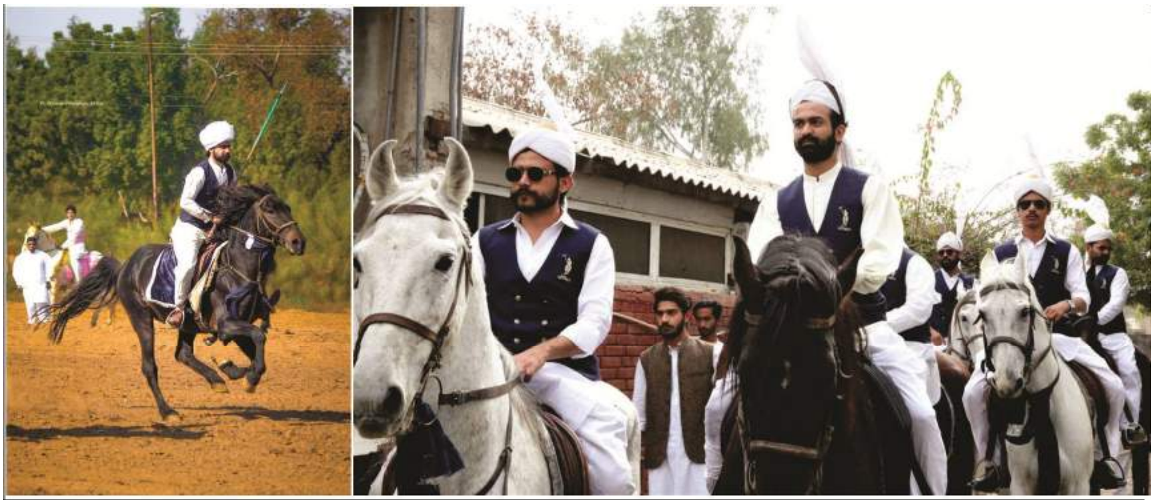

زرعی یونیورسٹی کے سواران گڑ میلہ پر ثقافتی انداز میں مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے

زرعی یونیورسٹی نیزہ بازی چیمپئن شپ کی کچھ تصاویر

مقابلہ برائے حُسنِ گھوڑیاں

سالانہ جشنِ بہاراں کے تحت نیزہ بازی چیمپئن شپ کے دوران مقابلہ برائے حُسنِ گھوڑیاں منعقد کیا جاتا ہے، جس میں ملک بھر سے بریڈر حضرات اپنی گھوڑیوں کو مقابلہ میں لاتے ہیں۔ ملک کے طول وعرض چوٹی کی نسلی اور خوبصورت گھوڑیاں لائی جاتی ہیں۔ جج صاحبان ہر گھوڑی کے تمام اوصاف کو پرکھتے ہیں اور تمام گھوڑیوں میں کانٹے دار مقابلہ دیکھنے کو ملتا ہے، جس کے بعد میرٹ پر آنے والی گھوڑیوں کے مالکان میں بھاری انعامات تقسیم کیے اور حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

مقابلہ حسن گھوڑیاں کے جج صاحبان گھوڑیوں کا معائنہ کرتے ہوئے

مقابلہ حسن گھوڑیاں کے جج صاحبان گھوڑیوں کا معائنہ کرتے ہوئے

مقابلہ حسن گھوڑیاں کے جج صاحبان گھوڑیوں کا معائنہ کرتے ہوئے

زرعی یونیورسٹی ٹینٹ پیگنگ کلب آف پاکستان

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد عرصہ تیس سال سے نیزہ بازی، گھوڑوں کی جدید تحقیق کے مطابق افزائش اور مینجمنٹ کے میدان میں اپنا لوہا منوا چکی ہے، اسی اثناء میں نیزہ بازی کھیل کے فروغ کے لیے بھی خاطر خواہ اقدامات اٹھائے گئے ہیں، جس کی حوصلہ افزائی ملکی اور غیر ملکی سطح پر کی گئی اسی کلب سے فارغ التحصیل سواران آج ملک بھر میں اپنے کھیل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اس کلب میں ہارس رائیڈنگ سکول سے تربیت یافتہ یونیورسٹی کے طالب علم شامل ہوتے ہیں، جو مختلف میلوں میں جامعہ کی نمائندگی کرتے

ہیں اس وقت کلب 8 سواران پر مشتمل ہے جو جامعہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔کلب کی قیادت وائس چانسلر جامعہ، پریذیڈنٹ اور وائس پریزیڈنٹ کے ذمہ ہوتی ہے جوکہ اس کلب کے تمام انتظامی امور کے ضامن ہوتے ہیں۔ 8 بہترین نسل کے خوبصورت اور تربیت یافتہ نیزہ باز گھوڑے اس کلب کی ملکیت ہیں۔ یہ کلب سالانہ نیزہ بازی چیمپئن شپ کا منتظم اور میزبان ہوتا ہے۔

زرعی یونیورسٹی کے سواران اپنے کلب کے لباس زیب تن کئے گھوڑوں پر براجمان ہیں

ہارس رائیڈنگ سکول

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں طلبہ کو گھڑ سواری کی بنیادی تربیت کے لیے رائیڈنگ سکول کا باقاعدہ آغاز 2001ء میں ہوا، جس میں تقریباً 12 گھوڑوں سے اس سکول میں تربیت کا آغاز عمل میں آیا۔سکول میں تربیتی کورس کے دو حصے ہیں:

بنیادی تربیتی کورس(Basic Course)

بنیادی کورس ایک مہینہ پر مشتمل ہوتا ہے، جس میں پہلے ہفتہ میں گھوڑے کی تیاری کی تربیت دی جاتی ہے،طلبہ کو گھوڑے کو کاٹھی لگانا/ اُتارنا اور اس کے گھوڑے کے مزاج کو سمجھنے کی تربیت دی جاتی ہے اس کے بعد طلبہ کو گھوڑے پر ماؤنٹ/ ڈس ماؤنٹ (گھوڑے پر اترنے / چڑھنے)، سوار کی بیٹھک اور بنیادی تربیت دی جاتی ہے۔اس کورس میں جامعہ کے طلبہ کے علاوہ عوام الناس کے لیے بھی کورس کی سہولت موجود ہے، جامعہ سے طلباء کے علاوہ کے علاوہ شہر بھر سے عوام الناس بڑی تعداد میں ہر کورس میں شامل ہوتے ہیں۔

ایڈوانس کورس(Advance course)

ہارس رائیڈنگ سکول میں بنیادی تربیت کورس میں ٹرینگ کے ٹیسٹ میں اچھی کارکردگی والے طلبہ ایڈوانس کورس کے لیے منتخب کیے جاتے ہیں جن کو نیزہ بازی، دیگر مشقیں کروائی جاتی ہیں۔اگلے مرحلے میں اس کورس میں اچھی کارکردگی دیکھانے والے طلبہ کو جامعہ کی نیزہ بازی ٹیم میں آنے کا موقع دیا جاتا ہے، جس میں وہ ملک بھر میں اپنا فن دیکھا کر جامعہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔

گھوڑے کے متعلق دلچسپ معلومات

- ایک تحقیق کے مطابق گھوڑے کا ارتقا 55 ملین سال پہلے ہوا۔

- تقریباً 4000 (قبل از مسیح) انسان نے پہلی مرتبہ گھوڑے کو پالتو اور بطور سواری استعمال کیا۔
- گھوڑے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر سونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔
- گھوڑیوں میں حمل کا دورانیہ 11 مہینے ہوتا ہے۔
- گھوڑی سے بچہ جنم لینے کے کچھ دیر بعد ہی چلنے، بھاگنے کے قابل ہو جاتا ہے۔
- عموماً گھوڑے کو دو سے چار سال کی عمر میں لگام ڈالی جاتی ہے۔
- 5 سال کا گھوڑا جوان گھوڑا کہلاتا ہے اور اس سے ہر قسم کا کام لیا جا سکتا ہے۔
- گھوڑے کی اوسط عمر 25 سے 30 سال ہوتی ہے۔
- دنیا میں اس وقت گھوڑے کی 300 سے زائد نسلیں موجود ہیں۔
- گھوڑے کے جسم میں 205 ہڈیاں ہوتی ہیں۔ گھوڑے کے منہ میں 12 دانت اگلے حصے اور 24 دانت پچھلے حصے میں ہوتے ہیں۔
- گھوڑا اپنے منہ کے اگلے 12 دانت خوراک کُترنے اور اور پچھلے 24 دانت چبانے میں استعمال کرتا ہے۔
- گھوڑے دن اور رات دونوں میں دیکھنے اور دوڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔
- گھوڑے °350 کے زاویہ سے دیکھ سکتے ہیں۔
- گھوڑے صرف ناک (ناس) کے ذریعے سانس لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔
- گھوڑے کی سماعت کی حس بہت مضبوط ہوتی ہے، گھوڑے کانوں کو 180 کے زاویے پر گھوما سکتے ہیں اور سر گھمائے بغیر چاروں طرف کی آواز سن سکتے ہیں۔
- گھوڑے کے سماعت کو قابو کرنے کے لیے 10 پٹھے ہوتے ہیں جبکہ انسانی جسم میں صرف 3 ہوتے ہیں۔
- گھوڑے کو حملہ/ دفاع میں ٹانگ مارنے کے لیے صرف 0.3 سیکنڈ درکار ہوتے ہیں۔
- گھوڑے کے دماغ کا وزن 623 گرام ہوتا ہے جو کہ انسانی دماغ کا نصف ہے۔
- گھوڑے کے دل کا وزن 4 سے ساڑھے چار کلو ہوتا ہے اور سائز فٹبال جتنا ہوتا ہے۔
- گھوڑے تقریباً 27 سے 55 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سرپٹ دوڑ سکتے ہیں۔

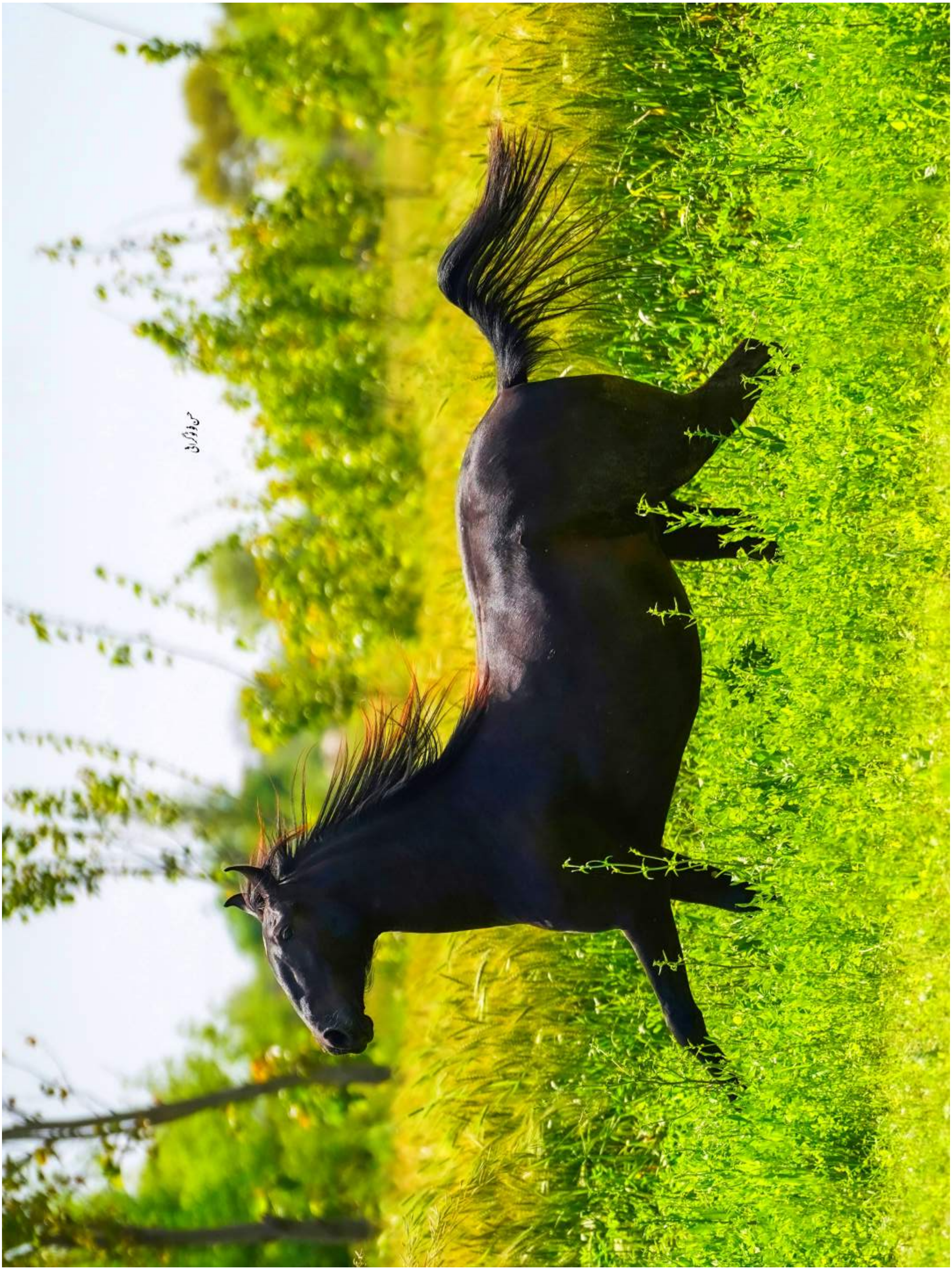

مصنف کا تعارف

ضیف اللہ کا تعلق فیصل آباد سے ہے۔انہوں نے 2020ء میں زرعی یونیورسٹی سے بی ایس سی آنرز ایگریکلچر کا آغاز کیا اور تعلیم کے ساتھ اپنے شوق کو پروان چڑھانے کے لیے زرعی یونیورسٹی ہارس رائیڈنگ سکول سے باقاعدہ گھڑسواری اور نیزہ بازی کی تربیت حاصل کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور نیزہ بازی ٹیم میں شمولیت اختیار کی۔ نیزہ بازی ٹیم کے ساتھ مختلف نیزہ بازی کے مقابلوں میں یونیورسٹی کی نمائندگی کی اور متعدد سالانہ جشن بہاراں زرعی یونیورسٹی نیزہ بازی چیمپئن شپ میں مینجمنٹ ٹیم کا حصہ رہے اور وائس چانسلر صاحب کی طرف سے انہیں تعریفی اسناد دی گئیں۔ موصوف نے یونیورسٹی کی دیگر غیر نصابی سرگرمیوں اور کھیلوں کے مقابلہ جات میں بھی نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔اپنی تعلیم کے دوران گھڑسواری کے شوق میں زرعی یونیورسٹی کی تاریخ کی اپنی طرز کی پہلی کتاب ”دیسی گھوڑا“ کے نام سے مرتب کرنے کا اعزاز حاصل کیا،اس کے علاوہ زرعی ڈائجسٹ سمیت دیگر رسالوں میں گھوڑوں کے متعلق متعدد آرٹیکل شائع کروا چکے ہیں۔

شعبہ تصنیف وتالیف ، جامعہ زرعیہ فیصل آباد

سرپرست اعلیٰ: پروفیسر ڈاکٹر اقرار احمد خاں (ستارہ امتیاز، ہلالِ امتیاز)، وائس چانسلر

انچارج / پبلشر: ڈاکٹر شوکت علی، ایسوسی ایٹ پروفیسر

پریس اسسٹنس: محمد اسماعیل، آفس اسسٹنٹ

کمپوزنگ: محمد امین، آصف محمود

معاونین: عظمت علی، قیصر محمود

ڈیزائننگ: محمد آصف بھٹی، یونیورسٹی آرٹسٹ

شائع کردہ: یونیورسٹی پریس، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

کتاب نمبر : 13

قیمت : -/150 روپے